ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحن الذی اسرے بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا
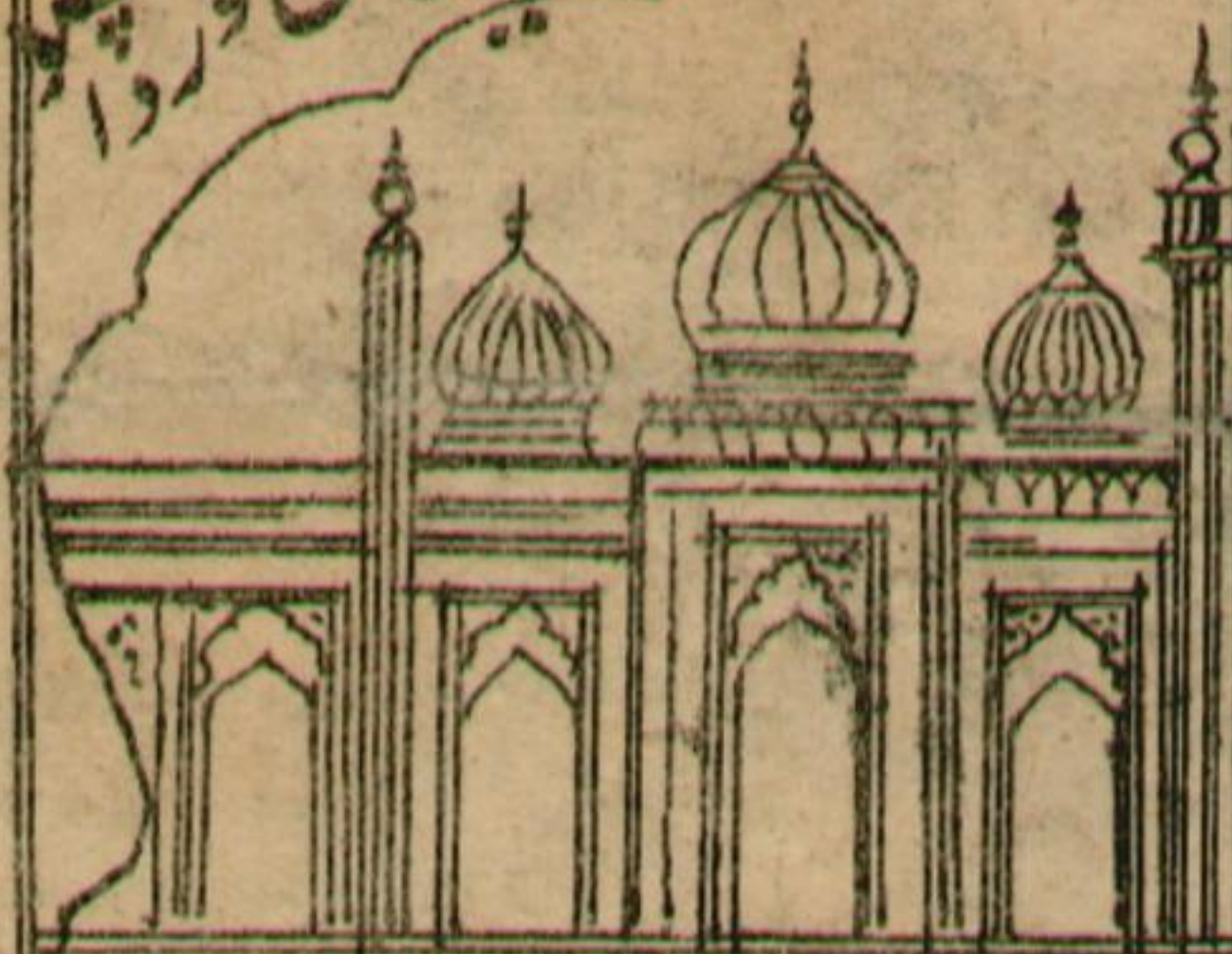
اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل (Reg. No. L. XXXVIII) بنوش جرعۂ وصلش ز جام نورالدین

جلد ۱۳ — ۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ء و ۶ ر بیساکھ سمت ۱۹۷۰ — نمبر ۲۷

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ (بروز جمعرات) کہ ہست محیٔ موتی کلام نورالدین

خواجہ صاحب کا خط ولایت سے

ایک اور لیڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرے آقا میرے مولا - میرے مطاع سلمہ - اس ڈاک میں اُس مخدوم و محبوب کا جانفزا - اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا پیغام نہیں آیا - پر خدا نے آج ایک اور خوشی ابھی دی ہے - یہاں لنڈن میں ایک سالسٹر ہیں - وہ تھیاسوجی سوسائٹی کے ممبر ہیں - سالسٹر قانونی مشیر اور قانون پیشہ یہاں ہوتے ہیں اُنھوں نے رسالہ منگوایا تھا - اور مسیح والا مضمون پڑھا آج شام کے چار بجے اُن کی اہلیہ یہاں آئیں اُن کے ہمراہ ایک مسز کلارک تھیں - اُن کی غرض مجھ سے ملاقات تھی - معمولی گفتگو کے بعد انھوں نے مضمون متعلق الوہیت مسیح پر گفتگو کی مجھے یہ معلوم ہوا کہ اُس خاتون نے سارا مضمون پڑھا ہوا ہے اور سمجھا ہوا بھی ہے - برابر ایک گھنٹہ گفتگو ہوئی آخر اُس نے کہا کہ مسیح واقعی خدا تو نہیں ہے مجھے پہلے بھی ایسا ہی خیال تھا - لیکن وہ تو ہماری زندگی کا ہادی کامل بھی نہیں معلوم ہوتا - تو پھر وہ کیا کرنے آیا تھا - مینے کہا صرف یہود ان کی اصلاح کے لئے - وہ کہنے لگی بیشک اُس کی تعلیم تو ہمارے بالکل مطابق نہیں اور وہ خدا بھی نہ رہا تو پھر اگر آپ کی توجیہہ نہ مانیں تو اُس کا مشن بے معنی نظر آیا - اُس کے بعد اُس نے چند نوٹ اُن امور کے گئے جو نئے دوران گفتگو میں آئے اور کہا کہ آج رات میں اپنے خاوند کو سونے نہ دونگی جب تک وہ ان امور پر جو مینے اب آپ سے سنے ہیں میری تسلی نہ کر دے - اُس نے یہ بھی کہا کہ کیا اچھا ہو کہ وہ اور آپ میرے سامنے گفتگو کریں اُن کو اتوار کو ہی فرصت ہوتی ہے مینے کہا بہت اچھا آئندہ اتوار آپکا کھانا دوپہر کا ہمارے ہاں ہوگا - اُس نے جواب دیا ...... سے دریافت کرکے لکھونگی خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے - تین دن سے کچھ آرام ہے وجہ یہ ہے کہ کام ہلکا کیا ہے - سردست دو دن سے گوشت چھوڑ دیا ہے - اس ہفتہ رسالہ بھیج نہ سکونگا - اگلے ہفتہ آویگا - اس رسالہ میں اور زیادہ تبدیلی کر دی ہے - یہ رسالہ تو دراصل کس قدر جلدی میں نکلا تھا - اور مشکل یہ ہے کہ تنہا ہوں ہر ایک مضمون ہر ایک خیال ہر ایک تجویز کے متعلق بہت عجز سے دُعا کرتا ہوں - استخارہ کرتا ہوں - سجدوں میں نہایت عجز و ابتہال سے عرض کرتا ہوں - پھر قدم اُٹھاتا ہوں - اگر اسبات کے بعد غلطی کروں تو میں ذمہ وار نہیں قابل عفو ہوں استخارہ اور دعا کا یہ حال ہے کہ ایک مضمون نہایت ہی ضروری زیر نظر ہے جو ماہ اپریل میں نکلیگا اگر اللہ کو منظور ہوا - غرض یہ ہے کہ افریقہ میں جو عنقریب اشاعت اسلام کو بطریق حیل بصورت قانون روکنا چاہتے ہیں اُس کا انسداد کیا جاوے سوچتا تھا کہ کسطرح شروع کروں - متواتر دعا کی پرسوں رات کھُلے الفاظ میں اشارہ ہوا کہ خط بنام وزیر ہند تحریر کرکے لکھو جلد توجہ اور فائدہ

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

کو جذب کرے گا اُن کی غرض یہ ہے اسلام کی ترقی افریقہ میں رُکجا دے۔ اس کا انسداد ہمارا فرض ہے۔

اگلے ہفتہ چار دن کے لئے فوکسٹن چلا ہوں یہ ایک بندرگاہ ہے۔ سمندر کا کنارہ ہے۔ پہلا رسالہ دیکھ کر بعض وہاں کے رہنے والوں نے لکھا ہے کہ ہم کو اس رسالہ نے آپ کے مذہب کی طرف مخاطب کیا ہے ہم اسلام کے متعلق دلچسپی بڑھانا چاہتے ہیں آپ سے بذریعہ گفتگو یا لیکچر فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ سو ۲۱ مارچ کو جاؤنگا اللہ تعالیٰ رحم کرے حضور نے کیمبرج جانے کے متعلق جو ارشاد کیا تھا وہ مدِ نظر رہیگا

والسلام (خادم)

حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں مضمون واحد۔ سلام علیکم حضرت صاحبزادہ بشیر احمد شریف احمد کی خدمت میں سلام علیکم

الحمد للہ قسطنطنیہ سے ایک رئیس زادہ کا خط ابھی آیا ہے۔ خط بنام ترکان اُسے ملگیا وہ خوش ہے انگریزی خواں حلقہ میں اُس کی اشاعت ہو گئی۔ وہ ترکی ترجمہ کر کے اخبارات ترکی میں چھاپنے کا وعدہ کرتا ہے ۔ (خادم کمال الدین)

احمدی واعظین

حضرت خواجہ صاحب کے لیکچروں نے غیر احمدیوں کو احمدیوں پر حسن ظن کرنے میں بہت کچھ مدد دی ہے اور اس کا نیک اثر کئی جگہ دیکھا گیا ہے۔ ایسا ہی دیگر احمدی واعظان بھی جہاں کہیں جاتے ہیں وہاں کے لوگ سلسلہ حقہ کے متعلق اپنے خیالات کی بہت کچھ اصلاح کر لیتے ہیں۔ تازہ واقعہ ہے کہ بھرت پور کی انجمن نے ہمارے معزز دوست شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کو لیکچر دینے کے واسطے وہاں بلایا شیخ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے وہاں تشریف لے گئے۔ مگر وہاں کے لوگ شیخ صاحب کا لیکچر سننے پر راضی نہ تھے لیکن چونکہ انجمن والوں نے انھیں بلایا تھا اور ان کو وقت دینا ضروری تھا۔ جب انھوں نے شیخ صاحب کا ایک لیکچر سُنا اور اُن کے وسعت معلومات اور حقائق و معارف سے آگاہ ہوئے تو پھر ان سے اور لیکچر کرائے بلکہ دوسرے شہر میں بھی باصرار تمام لے گئے۔ اور اب وہاں کے سکرٹری صاحب کا ایک شکریہ کا خط حضرت کی خدمت میں آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:- "انجمن ہذا آپکی عنایت بے غایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوئی ملتمس ہے کہ جناب مولوی محمد یوسف صاحب نے اپنے لیکچروں سے مسلمانان بھرتپور کو بہت مسرور و بہرہ اندوز فرمایا ہے واقعی یہاں کے عام لوگ جناب موصوف کے لیکچروں سے بہت متاثر ہوئے" اُمید ہے کہ ہمیشہ جناب ممدوح اسی طرح جلسہ پر شرکت فرما کر مسلمانان بھرتپور کو ممنون و مشکور فرماتے رہینگے"۔

عیسائی مذہب کا فوٹو

پچھلے ہفتہ کے اخبار میں جو مضمون ماسٹر فقیر علی صاحب بی۔ اے کا چھپا ہے اُس کو علیحدہ چھاپنے کا انتظام شروع کر دیا ہے احباب درخواستیں پتہ ذیل پر ارسال کریں

محمد یامین احمدی تاجر کتب۔ (قادیان شریف)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بسبب زکام اس ہفتہ میں علیل ہو گئی تھی ایک دن درس بھی نہ ہو سکا مگر اب بفضلہ تعالیٰ آرام ہے۔ اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے حضرت میر ناصر نواب صاحب دار الضعفاء اور درس ہال کے بنوانے کی فکر میں ہیں اور احباب سے چندوں کے مکمل ہونے کا انتظار ہے۔

مرزا حاکم بیگ صاحب جلال پور جٹان سے اطلاع دیتے ہیں کہ رسالہ خواجہ صاحب کی امداد کے واسطے مقامی مسلمانوں سے جمع کر کے مبلغ ۶۲ ولایت بھیجے گئے جزاہم اللہ خیر۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ کا پروگرام درج ذیل ہے:- ۱۴-۱۵- جموں ۱۶- اپریل لاہور۔ ۱۷- سرسہ - ۱۸ و ۱۹ حصار ۲۰ تا ۲۴ چھوٹپورہ ضلع حصار ۲۵ تا ۲۸ - رہتک ۳۰ اپریل داخلہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب و دیگر احباب جو لودھی ننگل میں وعظ کے واسطے گئے تھے وہاں آپ کے وعظوں کے اثر سے دس آدمی داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللہم زد فزد۔ اتوار گذشتہ کو جلسہ معتمدین ہوا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر صاحبان لاہور سے تشریف لائے ہفتہ گذشتہ کو ایک یتیم لڑکا کرمداد مرحوم کھیلتا ہوا ڈھاب میں ڈوبکر مرگیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ ڈھاب آبادی کے بہت قریب ہے اس کے پانی کو کسی اور طرف ڈالنے اور اس کو پُر کرنیکا انتظام ہونا چاہئے۔ ایک دفعہ ایک سول سرجن صاحب بھی اس کے پُر کرنے کے متعلق مدرسہ کی رائے بک میں لکھ گئے تھے۔ عاجز راقم (ایڈیٹر) اب بفضلہ تعالیٰ تندرست ہے۔ احباب کا شکریہ ہے جنہوں نے بیمار پرسی کے خطوط لکھے اور دعائیں کیں اللہ تعالیٰ ان سب کو حسنات دارین عطا کرے اور رب مجھے ان کے احسانات کے شکریہ میں دعاؤں کو اپنے کمال تک پہنچانے کی توفیق دے آمین۔ میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کے شکریہ میں سربسجود ہوں کہ اُسنے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایسے مخلص محب عطا فرمائے ہیں۔ قاضی اکمل صاحب بمعہ اہلبیت چند روز کے واسطے اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے ہیں +

جلسہ جموں

جموں کے جلسہ اسلامیہ میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے بھی پُر اثر وعظ ہوئے سمبصر ودیش نے ڈاکٹر شاہ صاحب کے وعظ کے متعلق حسب عادت متعصبانہ نوٹ چڑھایا ہے کہ اُنھوں نے ہندوؤں کی دل آزاری کی حالانکہ یہ بالکل خلاف واقعہ امر ہے۔ شاہ صاحب نے نہ کسی ہندو کی دلآزاری کی اور نہ کبھی ان کا ایسا ارادہ تھا ہاں اپنے مذہبی عقیدہ کو صفائی کیساتھ ظاہر کر دینا ہر ایک سچے مومن کا کام ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اللہ یار جوگی نے صرف ہندوؤں کی خوشامد کے واسطے یہ وعظ کرنے شروع کئے ہیں کہ اسلامی عقائد میں گائے کے گوشت کا کھانا منع ہے۔ حالانکہ یہ بات قرآن و حدیث کے بالکل مخالف ہے۔ جموں کے جلسہ میں بھی جوگی صاحب نے ایسی ہی تقریر کی۔ اور باغیرت مسلمانوں کا فرض تھا کہ وہ اس امر کی تردید کرتے۔ یہ امر دیگر ہے کہ ہم ہندو ہموطنوں کو خوش کرنے کے لئے کسی جائز اور حلال چیز کو نہ کھانیکا کوئی عہد و پیمان کسی مناسب شرط پر کر لیں لیکن کوئی مسلمان یہ حق نہیں رکھتا کہ کسی انسان کو خوش کرنے کے واسطے اپنے عقائد کو غلط طور پر بیان کرے اور اگر اس تذکرہ کے جھگڑنے سے ہندو صاحبان کی فی الواقع دلآزاری ہوئی ہے تو اس کے

58

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر۔ جو حضرت کو دکھا کر چھاپے جاتے ہیں

(گزشتہ سے پیوستہ)

آیت ۶ سفھاء سفیہ۔ نرم اور ہلنے والی شے کو کہتے ہیں۔ زمام سفیہ۔ وثوب سفیہ ...... سفیہ سریع الغضب۔ اور جلدی ہی گھبرانے والا۔ فحش بولنے والا ہوتا ہے +

لایعلمون پہلے فرمایا تھا کہ ان کو شعور نہیں۔ اب فرمایا کہ ان کو علم نہیں +

علم اور شعور میں فرق ہے۔ شعور وہ ہے جو چارپایوں مویشیوں کو بھی ہوتا ہے۔ علم اس سے بڑھ کر ہے۔ منافق کا مفسد ہونا موٹی عقل سے بھی سمجھ آجاتا ہے۔ مگر ایمان لانا علم کامل کو چاہتا ہے +

آیت ۷ شیاطین ۔ شطن کے معنے ہیں دوری۔ خدا سے دور راندہ درگاہ +

جو آدمی گہرے کنوئیں میں جاتا ہے۔ اُسے بھی شیطن کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دُور چلا جاتا ہے۔ شطن البئر کے معنے ہیں کنواں گہرا ہے +

پیاس کو شیطان الفلات کہتے ہیں +

جو شخص دوسرے کا کہا نہ مانے اسے بھی شیطان کہتے ہیں +

جو دکھ دیوے اُسے بھی شیطان کہتے ہیں۔ کوئی کبوتری کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شیطان شیطانتی کے پیچھے دوڑتا ہے +

یہاں شریر سرداروں کو شیطان فرمایا ہے +

آیت ۸ یعمھون ۔ اندھے ہوئے پھرتے ہیں +

آیت ۹ اب ضالین کا ذکر آگیا ہے۔ یہ بھی منافقوں کا گروہ ہے۔ اور منافق دو قسم کے ہوتے ہیں +

(۱) وہ جن کے دل میں کفر ہوتا ہے۔ ایمان نہیں ہوتا۔ نہ انہیں اسلام کے ساتھ کوئی دلی تعلق ہوتا ہے۔ صرف قومی رسم کو مانتے ہیں اور بس +

(۲) وہ جو دل سے تو اللہ تعالےٰ کو مانتا ہے۔ مگر عملی رنگ میں اپنا ایمان نہیں دکھاتا۔ اس کی علامات یہ ہیں +

(۱) اذا حدث کذب

جب بات کرتا جھوٹ بولتا ہے +

(ب) اذا ائتمن خان۔ جب کوئی امانت اسکے سپرد ہوتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے +

(ج) اذا وعد اخلف۔ جب کوئی وعدہ کرتا ہے تو اُسے پورا نہیں کرتا +

(د) اذا خاصم فجر۔ جب کوئی جھگڑا ہو تو گالیاں دیتا ہے +

فما ربحت تجارتھم ۔ ایسے لوگ ساری دنیا کی بھی تجارت کرلیں تب بھی ان کو یہ نفع نہ ہوگا۔ کہ ہدایت پاجائیں +

اس کی مثال یورپین لوگوں کے حالات میں خوب پائی جاتی ہے کس قدر وسیع تجارت کرتے ہیں سب ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سب زبانیں سیکھتے ہیں۔ تمام علوم میں ترقی کرتے ہیں۔ لیکن یہ توفیق نہیں ہوتی کہ اپنے مذہب کی اصلاح کریں۔ **ما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین** ۔ ان کی تجارت نے ان کو فائدہ نہ دیا کہ وہ راہ پانے والے ہوجاتے +

ہر ایک ملک سے وہاں کی صنعت کا نمونہ لے جاتے ہیں۔ کپڑا جوتا چکی۔ لوہاروں کی بنائی ہوئی اشیاء۔ ترکھانوں کی بنائی ہوئی اشیاء برتن۔ کشیدہ۔ غرض ہر شے کا نمونہ ہر ملک سے لے لیتے ہیں۔ ان کی نقل کرتے ہیں۔ اس سے بہتر بناتے ہیں۔ مگر اتنی عقل نہیں اور نہ توفیق ملتی ہے کہ اور ملکوں کے مذاہب میں سے اچھے مذہب کو قبول کریں۔ اور اُس سے فائدہ اُٹھائیں +

آیت ۱۲ صیّب ۔ دین کے کام میں مشکلات ہوتے ہیں اور یہ مشکلات منافقوں کی منافقت کو ظاہر کردیتے ہیں۔ منافقوں کو جب لڑائی کا حکم ہوتا ہے۔ تو عذر کردیتے ہیں +

جو رات کو سخت اندھیری۔ بارش۔ بجلی کی چمک۔ اور کڑک کے وقت تنگ راستہ میں سفر کے لئے چلے گا۔ اُسے کیسے مشکلات پیش آوینگے

منافق ظلمت۔ رسوم۔ ظلمت۔ عادات۔ ظلمت۔ لحاظ میں پھنسا ہو لوگوں کے دہمکانے سے ڈر سے کہیں اسلام کے عجائبات نظر آئے تو ادھر جھکا۔ جب ذرا مشکلات کا سامنا ہوا۔ رُک گیا +

یہاں ہم نے ایک شخص کو جو مہاجر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا نصیحت کی تم اپنی محنت سے کچھ اپنے لئے کما لو۔ تو بہت خفا ہو کر بولا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں ٹوکری اُٹھاؤں۔ یہی علامات ہیں +

بعض منافق ایسے ہوتے ہیں کہ کچھ حصۂ شریعت کو مانتے ہیں مگر باقی پر عمل کرنے سے ڈرتے ہیں۔ جس حصہ میں شامل ہوتے ہیں اس کی برسات رحمت ان پر پڑتی ہے۔ مگر بعض باتوں کی برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بارش میں اگرچہ بڑی بڑی رحمتیں ہیں۔ مگر ابتلاء بھی ہیں۔ مثلاً رات کا وقت ہو۔ اندھیرا ہو۔ بادلوں کے سبب چاند اور ستارے بھی نظر نہ آویں۔ ایسی سخت تاریکی۔ پھر گرج اور کڑک کس قدر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے +

منافق جہاد میں جانے سے ڈرتا ہے کہ کہیں موت نہ آجائے۔ منافق صرف اپنے نفسانی مطالب کے مسائل کو مانتا ہے۔ باقی کے متعلق کہتا ہے کہ مشکلات ہیں۔ عمل نہیں ہو سکتا۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مضائقہ کرتا ہے +

پارہ اوّل سورۃ البقرۃ

رکوع ۳

آیت ۱ یا ایھا الناس۔ چونکہ اوپر منافقوں کا ذکر ہے اس واسطے یہاں ناس سے شروع کیا ہے۔ منافقوں کے چار عیب اوپر بیان کئے گئے ہیں +

(۱) یخادعون اللہ۔
(۲) یخدعون۔
(۳) یکذِبون۔
(۴) یستھزءِون۔

یہاں اللہ تعالےٰ اپنے احسانات جتلا کر فرماتا ہے۔ کہ میں محسن ہوں انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ جبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا احسان مانو۔ میں نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے بڑوں کو بھی کیا۔ محسن سے محبت کرنی چاہیئے +

آیت ۲ انسان کو اللہ تعالےٰ نے ایسا پیدا کیا ہے کہ تمام چیزوں پر حکمرانی کرے۔ مگر یہ اُلٹی راہ چلتا ہے۔ جو چیزیں اسکی خادم اور خدمتگذار ہیں ان کو حماقت سے معبود بناتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ سوچے اور غور کرے کہ اُس نے خدا کو کیا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین دی۔ اُسکے لئے آسمان بنایا۔ پانی دیا۔ پھل دیئے۔ ڈیرہ دیا۔ روٹی دی۔ مگر اُس نے اللہ کا کونسا حکم مانا +

بعض لینے کے واسطے ہیں۔ بالعوض دیتے کچھ نہیں۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب چھینی۔ تو وہی پانچوقت جو شراب پینے کے تھے ان میں نماز مقرر کر دی۔ جو لوگ زیادہ پینے والے تھے اُن کے واسطے اشراق اور تہجّد رکھے۔ اور جو اس سے بھی زیادہ کے عادی تھے۔ ان کو فرمایا یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم +

آیت ۳ وان کنتم فی ریب۔ پہلے فرمایا تھا۔ لا ریب فیہ۔ وہ دعوٰی تھا۔ اب یہ اسکی دلیل ہے +

فأتوا بسورۃٍ۔ کوئی ایسا دعوٰی کرو جیسا قرآن شریف کر رہا ہے۔ پھر اپنی کامیابی کے لئے امداد چاہو +

لطیفہ ایک آریہ نے ایک دفعہ کہا۔ ذٰلک الوید لا ریب فیہ۔ ظہیر نے اُسے خوب جواب دیا۔ کہ اس سے معلوم ہوا کہ وید تو یہ ہے جس کو اب ستیہ دیو نے بنایا۔ اگلے ویدوں پر تو پانی پھیر دیا۔ اسی واسطے آگے نہیں چلا +

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس حدیث صحیح بخاری سے نوٹ

مرتبہ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر۔ جو حضرت کو دکھا کر چھاپے جاتے ہیں

(گزشتہ سے پیوستہ)

* درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر ہے اور بحکمت کاملہ خداوند تعالےٰ زمین کی ہر ایک مستعد چیز کو اس کے کمال مطلوب تک پہنچانے کے لئے یہ روحانیات خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ ظاہری خدمات بھی بجالاتے ہیں اور باطنی بھی جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری تمام رُوحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں جو چیز کسی عمدہ جوہر بننے کی اپنے اندر قابلیت رکھتی ہے وہ اگرچہ خاک کا ایک ٹکڑا ہے یا پانی کا وہ قطرہ جو صدف میں داخل ہوتا ہے یا پانی کا وہ قطرہ جو رحم میں پڑتا ہے وہ اُن ملائکۃ اللہ کی روحانی تربیت سے لعل اور الماس اور یاقوت اور نیلم وغیرہ یا نہایت درجہ کا آبدار اور وزنی موتی یا اعلیٰ درجہ کے دل اور دماغ کا انسان بن جاتا ہے +

وحی الٰہی کے یاد ہو جانے کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دو لفظ استعمال کئے ہیں۔ پہلی حالت میں سختی ہوتی ہے اور بیہوشی سے طاری ہوتی ہے۔ لفظ وعیتُ۔ ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے جس کے معنے ہیں۔ وحی یاد ہو جاتی ہے۔ مگر فرشتوں کے متمثل ہونے کی صورت میں مضارع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ اعی۔ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بشریت تو لگی ہی ہوئی ہے بڑے بڑے مجاہدات اور ریاضات کے ساتھ قویٰ بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔ پھر اس پر وحی الٰہی کی تجلی کا زور۔ انبیاء اس کی طاقت کو نہ سہار کر بیہوش سے ہو جاتے ہیں اور جب ہوش آتی ہے تو وحی الٰہی ساری کی ساری خود بخود یاد آجاتی ہے۔ اس واسطے وعیتُ صیغہ ماضی میں بیان کیا۔ لیکن فرشتہ جب سامنے متمثل ہو کر کلام کرتا ہے تو انبیاء بھی ساتھ ساتھ یاد کرتے جاتے ہیں اس لئے اعی مضارع کا صیغہ استعمال فرمایا +

بلغ منی الجهد۔ مجھے بڑی طاقت خرچ کرنی پڑی۔ بہت زور لگانا پڑا +

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے وحی کے ابتدا کی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی زبان سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت اثبات نبوت (جو کہ اہم مسئلہ ہے) چُن لی۔ تاکہ اُن لوگوں کا بھی رد ہو جائے۔ جو کہا کرتے ہیں کہ ان ہر دو بیبیوں کا آپس میں نقار تھا +

عَمِی۔ اسکی نظر بسبب بڑھاپے کے کمزور ہو گئی تھی۔ یہ مطلب نہیں کہ بالکل اندھا تھا +

ناموس۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے۔ یہاں اس کے مثیل کا انتظار تھا۔ اس واسطے ناموس کا نام لیا +

ابن عم۔ بعض روایات میں اے عم آیا ہے تعجب نہیں کہ اے کا لفظ لکھتے ہوئے بعد میں ابن لکھا گیا ہو۔ انصُرکَ نصراً مؤزّراً کمر باندھ کر تیری مدد کروں۔ پنجابی میں کہتے ہیں لک بنھ کے تیرے نال ہو جاواں +

بوادر۔ کندھے اور گردن کے درمیان کے گوشت کو کہتے ہیں +

فتر الوحی۔ وحی کا آنا رک گیا۔ کچھ مدت تک پھر وحی نہیں آئی +

حمی و تتابع۔ گرم ہو گئی۔ اور کثرت سے آنے لگی۔ کیا معنے بہت وحی نازل ہونے لگی +

ح۔ حدیث کے راویوں کے درمیان جو حرف ح آجاتا ہے اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہی حدیث اور سندوں سے بیان کی جاتی ہے

* حاشیہ۔ ملائک اس معنے سے ملائک کہلاتے ہیں کہ وہ ملاک اجرام سماویہ اور ملاک اجسام الارض ہیں یعنے ان کے قیام اور بقا کے لئے رُوح کی طرح ہیں اور نیز اس معنے سے بھی ملائک کہلاتے ہیں کہ وہ رسولوں کا کام دیتے ہیں منہ

اور اوپر کے سلسلہ میں ملجاتی ہے۔ اس حرف کو حاکرکے بولتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ احول بسند کیا ہے کہ سند کو پھیر کر بیان کرتا ہوں +

صفحہ ۳۷ لتعجل بہ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔ یا چاہتے تھے کہ سب یکدم نازل ہو جائے +

صفحہ ۳۸ - اجود۔ جواد۔ سخی۔ خبر گیر تھے۔ ایھی - وہ شخص ہوتا ہے جو کسی کو کچھ دینے کے بعد بہت خوش ہوتا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم بڑے سخی تھے۔ مگر ماہِ رمضان شریف میں بہت ہی زیادہ سخاوت کرتے تھے +

نصیحت۔ حضرت جبرائیل قرآن شریف کا دور رمضان میں کیا کرتے تھے۔ میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہر رمضان میں قرآن شریف کا دور خصوصیت سے کیا کریں +

صفحہ ۳۹ تجارًا - تاجر کی جمع ہے +

ماد فیھا ابا سفیان ابوسفیان کو بڑا زمانہ ہو گیا تھا۔ کیا مطلب انھیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملے ہوئے اور انہیں دیکھے ہوئے بہت مدت گذری تھی۔ ان کو کیا خبر باقی رہی تھی کہ اب آپ کا کیا حال ہے +

ایلیاء۔ بیت المقدس کو کہتے ہیں۔ عبرانی زبان میں اسے بیت ایل کہتے ہیں بیت گھر ایل عبرانی میں خدا کو کہتے ہیں +

صفحہ ۴۰ ذو نسبٍ - شریف آدمی۔ عظیم الشان نسل کا ہے +

نکتہ۔ بخاری صاحب نے اس جگہ ابوسفیان کی روایت کو حضرت ابن عباس سے بیان کیا ہے۔ ابن عباس بالاجماع اہل بیت سے ہیں اور ہاشمی ہیں۔ ان کا ابوسفیان سے روایت لینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ سچائی کی بات کہیں ہو لے لینی چاہیئے کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن۔ امام بخاری نے اہل بیت میں بیبیوں کو بھی رکھا ہے اور ابن عباس کو بھی رکھا ہے۔ ابوسفیان کی روایت میں یہ لطیفہ ہے کہ سچائی کے لینے کے وقت مخالفت موافقت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے + گویا اس امر کو ظاہر کر دیا ہے کہ روایت لینے میں کسی کی دوستی دشمنی کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ جہاں سے اچھی بات ملجائے لے لینی چاہیئے۔ پھر ہرقل کی نجوم کی بات کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ اس سے یہ فائدہ حاصل کرنا چاہیئے کہ انسان تنگدلی اختیار نہ کرے +

اولین سابقین کون ہوتے ہیں؟

ہرقل کا یہ سوال کہ اس نبی کو ماننے والے ضعیف لوگ ہیں۔ یا کبراء ایک بہت مفید علم اپنے اندر رکھتا ہے ہمارے زمانہ میں پانچ شخص ہندوستان میں مصلح یا لیڈر ہونے کے مدعی ہوئے ہیں۔ رام موہن رائے۔ کیشب چندر سین۔ سر سید احمد۔ دیانند۔ اور حضرت مرزا صاحب۔ پہلے چاروں میں سے کوئی مکالمہ الٰہیہ کا مدعی نہ بنا۔ سید احمد خان اور کیشب چندر سین صرف ایسے الہام کے قائل تھے کہ دل میں کوئی بات آجاوے انبیاء کی طرح وہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے آگاہ نہ تھے۔ ہاں مرزا صاحب نے ایسا دعوےٰ کیا۔ اور پہلے ہر چہار کے لیکچروں کو رونق دینے والے اور انکی پارٹی میں شامل ہونے والے بڑے بڑے اُمراء اور کبراء ہوئے ہیں۔ مگر مرزا صاحب کو ماننے والے ابتدا میں غربا اور ضعیف لوگ ہیں۔ یہ بھی ایک نشان اس شخص کا ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر خلقت کی اصلاح کے لئے آتا ہے +

نصیحت - اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار بنجاؤ۔ کبھی روپیے کو مت ڈھونڈو۔ اللہ تعالےٰ کے راضی کرنے کی سعی کرو۔ اسی میں سب کچھ آجائیگا اپنے معاملات میں تحریر کرلیا کرو۔ اگلے دن ایک عورت نے مجھے سُنایا کہ ہم نے ۲۰۰ روپے ایک شخص کو دیئے تھے۔ وہ ایہم کو آدھے روپیے دیتا ہے۔ آدھے کے متعلق کہتا ہے۔ کہ آگے دے چکا ہوں۔ مگر ہم کو کوئی نہیں ملے۔ اگر مطابق حکم شریعت لینے اور دینے کی رسید لکھی ہوئی ہوتی۔ تو کیوں اتنی دقت پڑتی +

صفحہ ۴۱ وکذٰلک الرسل۔ رسول ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ہرقل نے تسلیم کیا۔ کہ رسولوں کی یہی علامات ہیں +

عفاف - بدیوں سے بچنے کا حکم کرتا ہے +

ابن ابی کبشہ - ایک شخص تھا۔ جو دیووں کی کہانیاں کیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار طعن کے طور پر اس نام سے یاد کرتے تھے +

کلام امیر

پانچ سوالوں کے جواب

سوالات (۱) خدا پیغمبر اسلام اور قرآن پاک کی نسبت آپ کا کیا اعتقاد ہے؟ +

(۲) صحابہ کرام کے مرتبہ وغیرہ کی نسبت آپکی کیا رائے ہے؟ +

(۳) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خصوصی واصولی اعتقادات کیا ہیں؟ +
انھوں نے کس معنی میں مسیح موعود و مہدی معہود کا دعوے کیا؟

(۴) اسلام کے دیگر فرقوں خصوصاً اہل سنت اور آپ کے عقیدوں میں کیا فرق ہے؟ +

(۵) موجودہ حالت میں مسلمانوں کا کیا طرز عمل ہونا چاہیئے +

جواب جناب خاں صاحب - السلام علیکم آپ کا خط مورخہ ۲۶ - مارچ سنہ ۱۳ء جس میں آپ نے پانچ سوالات لکھے ہیں بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح پہنچا۔ بجواب حضرت فرماتے ہیں +

ا - میں اللہ تعالےٰ کو رب العالمین - الرحمٰن الرحیم - مالک یوم الدین - اور ساری دُنیا کا خالق اور مالک یقین کرتا ہوں - اس عقیدہ میں مجھے کوئی تامل مضائقہ اور کیپیچی نہیں - وہ خالق ہے اور سارا جہاں اُس کی مخلوق ہے +

(۲) قرآن شریف کی نسبت میرا یقین ہے کہ یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے - محفوظ - غیر مبدل غیر محرف - مرتب ہمارے پاس موجود ہے +

(۳) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - خاتم النبیین رسول رب العالمین ہیں - اور ایسے ہیں کہ ان کی اتباع سے انسان اللہ تعالےٰ کا محبوب بن سکتا ہے +

ب - صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے مراتب موقوف ہیں اُس محبت پر جو انھیں اللہ تعالےٰ کے ساتھ تھی - اور اس کا علم حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کو ہو سکتا ہے اور کسی کو نہیں ہو سکتا - اسپر غور کرو +

اسلام کے انتظام میں بظاہر پہلا نمبر ابوبکر کا ہے رضی اللہ عنہ - پھر عمر کا رضی اللہ عنہ - پھر عثمان کا رضی اللہ تعالےٰ عنہ - پھر علی رضی اللہ تعالےٰ - مگر ان کے اِس ظاہری انتظام سے وراء الوراء اُن کے پاک تعلقات ہیں جن کو وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ رکھتے تھے اور وہ تعلقات انسانی فہم سے بالاتر ہیں - اگر جناب ابوبکر نے فتنے کو فرو کیا تھا امن قائم کیا - اپنی چھوٹی سی لڑکی نبی کریم کے آرام کے لئے بیاہ دی - تو جناب امیر کے ذریعہ سے اولیا کرام نے جو کام کئے وہ تھوڑے نہیں اور مسلم ہیں +

ج - مرزا غلام احمد صاحب کے عقائد اصولی اور خصوصی وہی تھے جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں موجود ہیں - قرآن جو محفوظ ہی ہے مرزا صاحب کے پاس تھا - اور حدیث کی کتابوں میں وہ بخاری کو اور کتابوں پر ترجیح دیتے تھے - انھیں دو کتابوں میں اصول اسلام درج ہیں +

تعجب ہے کہ مرزا صاحب نے ۸۵ کتابیں لکھی ہیں اور آپ نے اُن کا مطالعہ نہیں کیا - کہ آپ کو معلوم ہو جاتا کہ مرزا صاحب نے کن معنوں میں مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا - مختصراً مرزا صاحب نے خود فرمایا ہے ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

اللہ اور ملائکہ اور نبی نے ان کو انہیں معنوں میں مسیح کہا ہے - بیرونی فسادوں کو روکنے کے واسطے وہ مسیح تھے اور اندرونی جھگڑوں کے دُور کرنے میں انھوں نے مہدی کا کام دیا - اور آریہ کے واسطے کرشن تھے +

(د) ہم اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت یقین کرتے ہیں - اور اس کا بڑا ثبوت ہمارے پاس یہ ہے کہ قرآن و سنت کو ہم نے اپنا امام و مقتدا مانا ہے اور یہ ایک جماعت ہے جو ایک امام کے ماتحت ہے - باقی لوگ کہ وہ کسی ایک امام کے ماتحت نہیں ہیں نہ ان کے پاس کوئی سنت مسلم اور نہ ان کی کوئی جماعت ہے کس طرح اہل سنت والجماعت ہو سکتے ہیں +

(ہ) موجودہ حالت میں مسلمانوں کا طرز عمل یہ ہونا چاہیئے کہ وہ باہم تنازع کو چھوڑ دیں یا کم کر دیں واعظوں اور ملاؤں کے پیچوں کا خوب مطالعہ کریں جو اپنی مٹھی گرم کرنے کی خاطر لوگوں کے درمیان باہم جھگڑے ڈلوا دیتے ہیں - چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو اختلاف ہیں ان کی پروا نہیں کرنی چاہیئے - مگر ایسے اختلافات چھوڑ دینے چاہئیں جس سے جوت پیزار ہو جاوے +

مثلاً شیعہ لوگ صرف گالیاں دینا - اور نفس شرک چھوڑ دیں - بُت پرستی ترک کر دیں ان کے مخالف خوارج اہل بیت کو سب وشتم نہ کیا کریں اور قتل کی عادت چھوڑ دیں - غیر مقلدین احادیث صحیحہ پر عمل کریں - مقلد لوگ احادیث صحیحہ کے مقابلے میں ائمہ کے اقوال پر ہٹ نہ کریں - سب لوگ کفر بازی میں نرمی اختیار کریں - صریح قرآن اور صریح حدیث صحیح کو سب مانیں - اسکے فہم میں اختلاف ہو تو اسپر جھگڑا نہ کریں یا خفیف جھگڑا رکھیں - ہر ایک کو اسکے فہم پر چلنے دیں + والسلام

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ

حضرت کے سوانح سے ایک ورق

حضرت خلیفۃ المسیح نے کسی صاحب کو ایک خط لکھتے ہوئے چند ایسی باتیں لکھی ہیں جن سے آپ کے سوانح پر کچھ روشنی پڑتی ہے - اس لئے اس خط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے +

(ایڈیٹر)

خاکسار نو اولاد ایک ماں باپ کے تھے میری والدہ بڑی عظیم الشان تھی - لوگ حسن عقیدت سے باعث یا دنیوی آرام یا دینی اغراض پر اپنی اولاد کو ان کا دودھ پلانے کے خواہشمند تھے - اس لئے بہت لوگ ہمارے دودھ بھائی ہیں - مولوی امام الدین میاں غلام محی الدین تاجر کتب جہلم ان میں سے ہیں + میرے خیالات بچپن سے مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی مؤلف تقویۃ الایمان کے رنگ سے رنگین تھے - مگر گھر والے اور یہ لوگ ان خیالات سے محض ناواقف جب خاکسار طلب علم کے لئے لکھنؤ - رامپور پہنچا تو حجۃ اللہ البالغہ - ازالۃ الخفا - خیر کثیر کے پڑھنے سے عین طلب علم کے زمانے میں شاہ ولی اللہ کا معتقد ہوا - عرب میں گیا - تو محی الدین بن عربی - اور

شیخ ابن تیمیہ دو متضاد بزرگوں کی محبت دل میں جاگزین ہوئی۔ حضرت شیخی واستاذی ومحسنی حضرت شاہ عبد الغنی مجددی کا مرید بنا اور دل سے اب تک مرید ہوں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء مگر محمد اسمٰعیل دہلوی۔ شاہ ولی اللہ دہلوی۔ ابن عربی ابن تیمیہ اور ان سے پہلوں میں۔ امام مالک۔ امام ابو حنیفہ۔ امام شافعی۔ امام احمد۔ امام ابو یوسف امام محمدؒ۔ امام بخاری میرے محبوب ومقتدا تھے اور ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین + السید عبد القادر الجیلی رحمہ اللہ کی فتوح الغیب نے اپنا گرویدہ کر لیا۔ وطن آیا تو مقلد لوگ شیخ ابن عربی۔ محمد اسمٰعیل کے باعث۔ صوفی ابن تیمیہ کے سبب۔ غیر مقلد ائمہ اربعہ اور امام یوسف وامام محمد کی محبت کے موجب کافر بنانے لگے۔ پیرو مرشد شاہ عبد الغنی اور استاذی شیخ رحمہ اللہ حجاز تک پہنچ گئے مگر ناکام واپس آئے +

ایک نومسلم شامی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریر

انا احب امثال ھؤلاء الرجال حبًا جمًا لکن اکرہ ان یذ ورو فی البلاد بمثل ھذہ القراطیس ویذلوا انفسھم الی متی والی این ھذا الامر۔ فلابد ان یتوجہ الفتی الی طرف حرف مرضیۃ فان یقوم عندنا لتحصیل الدین والدنیا

ترجمہ میں ایسے صاحبان سے بہت ہی محبت رکھتا ہوں۔ لیکن یہ امر مجھے ناپسند ہے کہ ایسے سارٹیفکیٹ لیکر شہر بہ شہر پھرا کریں کب تک اس طرح پر پھرا کرینگے۔ سو ضروری ہے کہ کسی عمدہ حرفہ کی طرف توجہ کریں۔ اور ہمارے ہاں رہ کر دینی ودنیوی علوم حاصل کریں +

ایڈیٹوریل

قرآن شریف کس بائبل کی تصدیق کرتا ہے

دیر کی بات ہے کوئی دس سال یا اس کے قریب گزرے ہونگے کہ عیسائیوں کے چار رسالے یہاں آئے تھے۔ میں نے ان پر ایک مختصر ریویو کرکے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ جو اب اتفاقاً حضرت خلیفۃ المسیح کو بعض کاغذات میں سے ملا ہے حضور نے اسے پڑھا۔ اور مجھے دے کر فرمایا کہ خوب لکھا ہے۔ ایسی چھاپ دو تاکہ کسی کو فائدہ پہنچے۔ لہذا وہ مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے +

یورپین عیسائیوں کے فلسفی دماغ کا نمونہ

خلاصہ مضمون ہر چہار رسائل بائبل سب صحیح اور درست اور بغیر تحریف اصلی ہے۔ کیونکہ قرآن شریف پہلی کتب کا مصدق اور محافظ ہے۔ لیکن قرآن شریف کی اکثر باتیں بائبل سے مختلف ہیں اس واسطے قرآن شریف قابل اعتبار نہیں +

جواب

(۱) اگر کتب بائبل قرآن شریف کی تصدیق کی محتاج ہیں تو ایک مسلمان قرآن شریف کو مان کر ان کو مان سکتا ہے جیسا کہ وہ اب مان رہے ہیں۔ اگر قرآن شریف کسی صورت میں بھی ناقابل اعتبار ہے تو پھر تمام کتب سابقہ کی صداقت کے لئے وہ دلیل نہیں ہو سکتا +

(۲) اگر حفاظت سے مُراد یہ ہے کہ اس میں کوئی شخص تحریف وتبدیل نہ کر سکے گا تو بتاؤ کہ مترجم۔ کاتب پرنٹر۔ مؤلف کا کون ہاتھ پکڑ سکتا ہے کہ ایک کتاب میں کم وبیش نہ کرے +

(۳) قرآن شریف اس سب کا مصدق اور محافظ ہے جو انزل من قبلك ہے۔ اس میں یورپ ایشیا۔ ایران۔ انڈیا۔ چین۔ امریکہ وغیرہ تمام ممالک کے انبیاء اور رُسل کے الہامات درج ہیں ان من قریۃ الا خلا فیھا نذیر۔ تو بتاؤ۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ وہ سب زبانیں ہم سیکھیں۔ یا کتابیں پڑھیں اور ان پر عمل کریں۔ یا کیا وہ سب کتابیں دنیا میں موجود ہیں اگر نہیں تو سوچو کہ اُن سب کی تصدیق حفاظت اور ایمان سے مُراد اس سے بڑھ کر اور کیا ہے کہ اُن سب کے مضامین عالی اور پاک کا مجموعہ قرآن شریف ہی مقرر ہو چکا ہے +

(۴) اگر قرآن شریف کے حکم کے مطابق ہم آپ کے پاس آویں کہ ہمیں اپنی بائبل پڑھاؤ۔ اور ہم اُس پر عمل کریں کیونکہ ہمیں قرآن شریف کا حکم ہے۔ تو آپ ہمیں بائبل کے سینکڑوں مختلف نسخوں میں سے کونسا نسخہ دینگے؟

۱- وہ جو بائبل سوسائٹی ہمارے ملک میں پھیلا رہی ہے پر بشپ اعلےٰ نے اس کو غیر مستند قرار دیکر بادشاہ کے پیش ہونے نہیں دیا؟

۲- یا وہ جو بادشاہ کے پیش ہوئی اور بائبل سوسائٹی کے نزدیک جعلی ہے +

۳- یا وہ جو رومن کیتھولک لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں اور پراٹسٹنٹوں کے نزدیک لغو ہے +

۴- یا وہ جو یونانی گرجا کے لوگ صحیح مانتے ہیں اور جرمن کے نزدیک غلط ہے +

۵- یا وہ جو سپٹیجونٹ کہلاتی ہے۔ اور کسی گرجا میں بھی نہیں رکھی جاتی +

۶- یا وہ پُرانا نسخہ جس میں کتاب واعظ غیر اصلی سمجھ کر شامل نہیں کی گئی +

۷- یا وہ نسخہ جس میں لوقا کی آخری آیات نہیں پائی جاتیں +

۸- یا وہ نسخہ جو کونسل نیس نے انتخاب کیا تھا +

۹- یا وہ نسخہ جو کونسل نیس نے رد کر دیا تھا +

۱۰- یا وہ ستر کتابیں جو تیسری صدی تک صحیح مانی جاتی تھیں +

۱۱- یا وہ نسخے جو پانچویں چھٹی صدی تک صحیح مانے جاتے تھے اور اب مفقود ہیں +

۱۲- یا وہ نسخے جو اصل میں متی مرقس وغیرہ نے لکھے تھے مگر اب مفقود ہیں +

۱۳- یا پُرانے اٹھارہ لاطینی نسخوں میں سے کوئی ایک جو آپس میں مختلف ہیں +

۱۴- یا وہ نسخے جو گزشتہ پچاس سال میں نئے نکلے ہیں +

۱۵- یا سامریوں کا نسخہ توریت +

۱۶- یا وہ توریت جو موسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی پر موسیٰؑ کے مرنے کا قصہ اس میں درج ہے +

۱۷- یا وہ انجیل جو عیسےٰ مسیح پر نازل ہوئی تھی مگر

اس کا کوئی نام و نشان نہیں۔ سینکڑوں نسخوں میں سے کونسا نسخہ آپ ہم کو دینگے؟

ان حوالجات کے لئے دیکھو کتاب انسکلوپیڈیا ببلیکا جلد ۴ صفحہ ۴۹۷۰ سے ۵۰۳۱ تک مضمون نسخہ جات بائبل۔

(۵) اگر آپکی کتابیں ایسی ہی غیر معتبر اور ناقابل اعتبار ہیں جیسا کہ یورپ امریکہ کے محقق یسوعیوں نے تسلیم کیا ہے تو پھر سوچو کہ باوجود کلام الٰہی ہونے کے ان کا یہ حال کیوں ہوا۔

پٹے کی تمثیل کی اصلاح

(رسالہ حصہ اول صفحہ ۴)

کچھ عرصہ ہوا ہے کہ کسی زمیندار کی رعیت میں زمین کی زرلگان پر کچھ تنازع ہوا۔ رعیت کا دعویٰ تھا کہ اُن کے پاس جو پٹہ ہے وہ قدیم ہے اُن کے بزرگوں سے اُن کو ملا ہے اور اس پٹے کی نقلیں رعیت کے گھر گھر میں موجود تھیں۔ مگر وہ نقلیں آپس میں ایک دوسرے کے بہت مخالف تھیں اور ہر ایک گھرانہ دوسرے گھرانے کے پٹے کی نقل کو بے اعتبار قرار دیتا تھا۔ اس طرح ان میں باہم بہت جھگڑا ہوتا تھا اور کشت و خون تک نوبت پہنچتی اور کاروبار زمینداری میں بڑا حرج اور نقصان ہوتا۔ جب کبھی کوئی مالک کا آدمی ان کے پاس آتا تو اس کے ساتھ لڑتے اور جھگڑتے اور اس کو قتل کرنے کے درپے ہوتے۔ یہاں تک کہ زمیندار نے آخرکار اپنے بیٹے کو روانہ کیا مگر انھوں نے اس کو قتل کرنے کا منصوبہ کیا۔ یہاں تک کہ اس کو پکڑ کر صلیب کی لکڑی پر چڑھا دیا جس سے وہ مرمر کر بچا تب تو زمیندار آپ آیا۔ اور اس نے مناسب سمجھا کہ ایسے قاتلوں کو بالکل خارج کرے اور اس سارے جھگڑے کو ایک دفعہ مٹانے کے لئے ایک نیا پٹہ لکھے کیونکہ پٹے کی مختلف نقلیں ہی سارے فساد کی جڑھ تھیں۔ پس اس نے ایک نیا پٹہ لکھا جو پُرانی نقلوں کی صحیح باتوں کو اپنے اندر لیتا تھا اور انکی غلط باتوں کو چھوڑتا تھا اور گم شدہ باتوں کو درج کرتا تھا۔ پس وہ نیا پٹہ تیار ہوا اور سب پر حکم کہلایا۔ اور زمیندار نے اُس پٹہ کی حفاظت کو اپنے ذمہ لیا کیونکہ وہ تجربہ کرچکا تھا کہ رعیت باوجود سخت تاکید کے محافظت نہیں کرسکتی۔ تب رعیت کے دانا لوگوں نے دیکھا کہ یہ اصلی اور صحیح روایات کے مطابق ہے اور اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ قدیم سے ہم پٹہ دار ہیں۔ سو انھوں نے اس کو قبول کیا اور ان کو وعدے کی زمین دی گئی۔ پر جنھوں نے انکار کیا ان کو اس زمین سے خارج کیا گیا۔ اور بیٹے کے قاتل تو بالکل قابل اخراج تھے مگر زمیندار رحمدل تھا اس نے اُن میں سے اپنے قصور کا اقرار کرنے والوں اور معافی مانگنے والوں کو اور اپنی اصلاح کرنے والوں کو پھر قبول کرلیا اور ان کو بڑی زمین دی اور زمین پر پھر زمیندار کی سلطنت قائم ہوئی جس کی بشارت بیٹا پہلے سے لایا تھا۔

مِنّی و مِنْہُ

صاحب کتاب سیرۃ العباس نے ترمذی شریف سے ایک حدیث نقل کی ہے۔ ”عن ابن عباس قال النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم العباس منی و انا منہ“ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اس فقرہ کی تشریح میں صاحب کتاب فرماتے ہیں یہ ”غایت محبت کے الفاظ ہیں“۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہی الفاظ اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوئے تھے بعض لوگ ان کے معنے نہ سمجھ کر ان پر اٹکتے ہیں۔ مگر مطلب ظاہر ہے۔ ”تو مجھ سے ہے“ کیا مطلب۔ میرے ہی فضل و کرم اور موہبت سے یہ سب کچھ تجھے عطاء ہوا ہے کہ تو مسیح ہوا۔ مہدی ہوا۔ نبی ہوا۔ اور ”میں تجھ سے ہوں“ کیا مطلب اس دہریت کے زمانہ میں میری ہستی کا وجود تیرے عجائب کاموں کے ذریعہ سے خلقت پر ظاہر ہو رہا ہے اور لوگ خدا پر یقین کرکے سچے ایمان کا نمونہ دکھانے لگے ہیں۔

الحق

بہت خوشی کی بات ہے کہ دہلی کا اخبار الحق عمدہ اور مفید مضامین کے شائع کرنے میں سلسلہ حقہ کی قابل قدر خدمت کر رہا ہے۔ دہلی اب ہندوستان کا صدر مقام ہے اور اس میں سلسلہ کے اخبار کی ترقی ہمارے لئے موجب فرحت ہے۔ اسکے تازہ پرچوں میں پیر سراج الحق صاحب کے سفرنامے بہت دلچسپ ہوتے ہیں۔ میر قاسم علی صاحب مخالفین سلسلہ احمدیہ کے حالات اور ان کے اعداد و شمار کا ریکارڈ رکھتے ہیں بہت محنت کش آدمی ہیں۔ حال میں انھوں نے مولوی صاحب بٹالوی کی اصلی اور نقلی اولاد کی بغاوت کا تذکرہ کرکے مولوی صاحب کے سامنے ان کی حالت کا عبرتناک نقشہ کھینچا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اخبار الحق کی امداد میں ہر طرح سے ساعی رہینگے۔

یسوع مصلوب

ایڈیٹر صاحب نور افشاں انجمن احمدیہ سہارنپور کے اشتہار کو اس واسطے گندہ اور شرافت اور روحانیت سے گرا ہوا فرماتے ہیں کہ اس میں یسوع کے ملعون ہونے کے یسوعی عقیدے کا اظہار کیا گیا ہے اور فرماتے ہیں کہ کون عیسائی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ”یسوع مصلوب ہو کر تین دن کے لئے لعنتی ہوگیا“ اس فقرے میں یسوع کے متعلق تین باتوں کا ذکر کیا گیا ہے مصلوب ہونا۔ تین دن اور ملعون ہونا۔ معلوم نہیں کہ اس تثلیث میں سے کس بات کا انکار ایڈیٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں۔ آیا اب ان کا یہ عقیدہ ہوگیا ہے کہ یسوع مصلوب نہ ہوا تھا۔ یا ان کا یہ مطلب ہے کہ موت اور جہنم میں داخل رہنا تین دن کے لئے نہ تھا۔ بلکہ دو چار کے لئے تھا یا ان کا یہ منشاء ہے کہ یسوع نے تمام جہان کے گناہوں کو اُٹھاکر کاٹھ پر لٹکنے کی لعنت کو (جس کا ذکر توریت میں ہے اور جس کے مطابق یہود نے ان کی نبوت سے انکار کیا) قبول نہ کیا۔ چونکہ یسوعی عقائد بسبب کسی محکم نص پر قائم نہ ہونے کے اکثر ترمیم و تنسیخ کی کونسلوں میں پیش ہوتے رہتے ہیں۔ اس واسطے تعجب نہیں کہ ایڈیٹر صاحب نے کسی نئے ریزولیوشن کے ماتحت اپنے پہلے عقائد میں کچھ تغیر کیا ہو جس سے کہ ہم آگاہ نہیں ہیں۔ لہٰذا انکی وضاحت کے بعد پر انشاء اللہ مفصل جواب عرض کیا جائیگا۔

باقی رہا۔ ایڈیٹر صاحب کا یہ فرمان کہ مسلمانوں نے احمدیوں پر کفر کا فتوٰی لگا دیا ہے سو اگر ان مسلمانوں کا فتوٰی ضرور درست ہے۔ تو کیا ایڈیٹر صاحب کے حق میں ان مسلمانوں نے کوئی اسلام کا فتوٰی جاری کردیا ہے۔ یا کیا یہ وہی کہتے ہیں کہ

پادریصاحبان نور افشانی پادریوں اور عیسائیوں کو کافر نہیں سمجھتے یا کیا نور افشانی ایڈیٹر انارکلی لاہور کے رو میں اگر جاء والوں کو بُت پرست مشرک قرار نہیں دیتے - ایڈیٹر صاحب غور فرمادیں۔ اور ایسی طعنہ بازیوں میں اپنا وقت ضائع نہ کریں ہاں کوئی حق کی بات سنائیں تو ہم ہر طرح ماننے کو طیار ہیں +

ولی کی اجازت

بدر میں لکھا گیا تھا کہ بیوہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کرسکتی - اس پر ایک ہمارے معزز بزرگ لکھتے ہیں کہ بعض ولی بیوہ کو کسی ناپسند جگہ پر فروخت کرنا چاہتے ہیں - پھر وہ کیا کرے - اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں ولی کی اجازت ضروری ہے وہاں خود عورت کی اجازت بھی ضروری ہے - بغیر بیوہ کی رضامندی کے تو نکاح ہو ہی نہیں سکتا - اسواسطے ولی کو ناپسند جگہ سے روکا جاسکتا ہے +

پوتے کے لئے ورثہ

جو شخص اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہوجائے اسکی اولاد کو دادا کے مال سے ورثہ نہیں ملتا - اس پر ایک صاحب کا استفسار ہے کہ پوتے کو کیوں محروم الارث کیا گیا - جواب لکھا جاتا ہے کہ دادا کو کوئی رکاوٹ نہیں کہ وہ اپنے مال میں سے اپنے کسی پوتے کو کچھ دے یا اسکے لئے وصیت کرے یہ راہ اسکے لئے کھلی ہے +

اشتہار ضروری

جو کہ واقعہ ۲۵/۳/۱۳ کو مسمی جیو ولد امام الدین قوم [illegible] سکنہ چورہ مسماۃ فضلو زوجہ امام کو معہ زیورات بدنیتی بقصد روپیہ اغوا کر کے لیگیا ہے جو شخص ہر دو مذکوران کو گرفتار کرادے گا یا ایسا پتہ دے گا جس سے انکی گرفتاری عمل میں لائی جاسکے اس کو مبلغ [illegible] روپیہ بطور انعام دونگا +

حلیہ مسماۃ فضلو زوجہ کالو جوگی شامل گورہ رنگ گلے میں کرتی چھینٹ - پاجامہ بجارا - عمر ۲۶-۲۷ سال قد لمبا چوڑہ چہرہ - چشمان موٹی -

حلیہ مسمی جیو ولد امام الدین سانولہ رنگ ایک دانت سامنے نیچے کا سیاہ - پگڑی سُرخ لمل سر پر - گلے میں واسکٹ لمبی آستین والی - کمر میں چادر میلی +

المشتہر

کالو ولد سوہبا قوم جوگی سکنہ چوڑہ تھانہ کلانور ضلع گورداسپور

کلام امیر

جو بدر کے ساتھ علیحدہ بطور ضمیمہ کے چھپنا شروع ہوا تھا - وہ بعض احباب کی رائے اور بالخصوص پروپرائٹر صاحب کی خواہش کے مطابق بند کردیا گیا ہے - اور اسکے عوض اخبار کے صفحات اور سطر بڑھا کر کلام امیر اور درس قرآن شریف سب ایک ہی اخبار میں ڈالدیئے گئے ہیں - بلکہ درس حدیث اور زیادہ کیا گیا ہے اور اخبار کے واسطے ایک ہی عام قیمت مقرر کردی گئی ہے - مبلغ چار روپے سالانہ - اب کسی شخص سے پہلے کی طرح ۶/ سالانہ قیمت اخبار نہ لی جائیگی - اس تغیر سے چند ایک سوالات پیدا ہوتے ہیں جن کا جواب لکھ دینا ضروری ہے

(۱) جو صاحبان کلام امیر کی قیمت ادا کرچکے ہیں - ان کو اس قیمت کے عوض میں کیا دیا جائے گا

جواب - کلام امیر کے دو حصے تھے ایک حصہ (۴ صفحہ) میں حضرت خلیفۃ المسیح کی وہ روزانہ باتیں درج کی جاتی تھیں جو بدر میں درج ہونے کی گنجائش نہ رکھتی تھیں - دوسرے حصہ (۴ صفحہ) میں درس کے نوٹ دیئے جاتے تھے جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے گزشتہ ماہ رمضان میں سنایا تھا - سو ارادہ یہ ہے کہ درس رمضان کو ختم کر کے اور پورا چھاپ کر یکدفعہ ان صاحبان کو دیا جائے جو قیمت کلام امیر دے چکے ہیں - درس رمضان کے چھپ جانے پر جو اسکی قیمت مقرر ہوگی - اسکے مطابق حساب کر لیا جائے گا - امید ہے کہ کلام امیر کے تمام یا اکثر خریدار اس تجویز کو پسند کرینگے - لیکن جو صاحبان اس کو پسند نہ کرتے ہوں - ان کا اختیار ہے کہ وہ اپنی بقیہ قیمت اخبار کی قیمت میں جمع کرائیں - یا واپس لے لیں - کلام امیر جو ۱۰۸ صفحہ تک چھپ چکا ہے - اسکی قیمت موازی ۱۲ رہ ہے - بقیہ درس کی قیمت فی الحال مقرر نہیں ہوسکتی + جو اصحاب اسکے متعلق کچھ تحریر نہ فرماویں گے ان کے بارے میں یہی خیال کیا جائیگا کہ وہ اپنی قیمت درس قرآن رمضان میں ہی مجرائی لینا چاہتے ہیں +

(۲) جو اصحاب پہلے اخبار بلا ضمیمہ لیتے تھے اور مبلغ ۲/ سالانہ اسکی قیمت دے چکے ہیں ان کو اخبار کس طرح دیا جائے گا +

جواب - ایسے اصحاب اگر بقیہ اور ارسال فرماویں تو ان کو سال بھر اخبار ملتا رہے گا - ورنہ جب تک بحساب للعہ سالانہ روپے ہو جائیں

نامہ نگار فنڈ

کے واسطے تحریک ہوچکی ہے اور بعض دوستوں نے وعدہ بھی کیا ہے مگر ہنوز کسی وعدے نے عملی رنگ اختیار نہیں کیا - سوائے منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگو کے جنھوں نے لکھا ہے کہ جو رقم مناسب جانیں میرے نام نامہ نگار فنڈ کے لئے وی پی کردیں - نیز تعداد وعدہ کرنے والوں کی تین چار سے زائد نہیں - منشی ہاشم علی صاحب کو اللہ تعالے جزائے خیر دے باوجود ایک معمولی آمدنی کے ہر کار خیر میں سب سے اوّل اور اپنی بظاہر طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں - رسالہ انگریزی خواجہ صاحب کے واسطے تبلیغ لئے روانہ کرچکے ہیں - ایزادی مسجد کا چندہ حضرت میر صاحب کو بھیج چکے ہیں - لکھتے ہیں بدر سے مجھے غائت درجہ اُلفت ہے اور جناب کے درد سے میرے دل میں درد ہے - اللہ تعالیٰ شفا کلی بخشے - ہم بھی دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کو دینی و دنیوی حسنات سے مالا مال کرے +

ایسے اصحاب جو ہنوز مضمون نویسی کی مشق کرتے ہیں - وہ اجرتاً اپنے مضمون درج اخبار کراسکتے ہیں - جو بعد اصلاح کئے جائینگے +

جو احباب اپنے ٹریکٹس کو جلد شائع کرنا چاہیں وہ انھیں بدر کا ضمیمہ بناکر اخبار کے ساتھ بھجوا سکتے ہیں +

ضمیمہ والوں سے ہم عہ فیصدی اُجرت لیا کرتے ہیں - مگر تبلیغی رسایل بلا کسی زائد اُجرت کے اخبار کے ساتھ روانہ کردیئے جائینگے - بشرطیکہ ان پر اخبار کی تاریخ اور نمبر درج ہو - اور لفظ ضمیمہ لکھا ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ ہمارے انتظام میں چھپے +

مراسلات

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مسلمانوں کے لیڈرس

(نتیجۂ میاں معراج الدین عمر)

ذیل کے مضمون میں عمر صاحب نے اس امر کو بخوبی اور عمدہ الفاظ میں ثابت کیا ہے کہ اسلامی لیڈر در اصل وہی ہو سکتے ہیں جو الٰہی امداد سے لیڈر بنیں نہ کہ لوگوں کے بنانے سے۔ (ایڈیٹر)

تمہید

یہ بات عام طور پر معلوم ہے کہ انسانی سوسائٹی کے انتظام اور حقوق کی حفاظت اور صلح و امن قائم رکھنے کے لئے ایک وحدت کی ضرورت ہوتی ہے اور وحدت کے حاصل کرنے کے لئے ایک پیشوا کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ زمانوں میں قومیں ہمیشہ پیشواؤں کے ماتحت ہو کر ہی اپنی ان تمدنی ضروریات کو حاصل کرتی رہیں اور اس زمانہ میں بھی ہر ایک قوم اس بات کی اہمیت کو سمجھ کر اپنے اپنے مذاق اور وسعت تجارب و معلومات کے موافق اپنے لئے لیڈروں کے اوصاف تجویز کرتی رہتی ہے۔ اور جب ضرورت پیش آتی ہے تو آپ ہی کسی کو اپنا لیڈر چن لیتی ہے۔ ان لوگوں کو خود ہی لیڈروں کے لئے اوصاف تجویز کرنے اور ان کو آپ ہی منتخب کرنے کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ ان کے ادیان اس بارے میں اُنکی ذرا امداد نہیں کر سکتے۔ اور خدا سے اُنکے ایسے تعلقات نہیں کہ وہ ان کی دستگیری کرے +

اس میں کلام نہیں کہ اسلام کو بھی پیشواؤں اور لیڈروں کی ضرورت رہتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے لیڈر مقرر کرنے کے جو قوانین اور اوقات مقرر کئے ہوئے ہیں وہ ایک جُدا رنگ رکھتے ہیں۔ اور جو جو اوصاف ہر ایک زمانہ کی ضرورت کے مطابق لیڈری کے لئے معین کئے ہوئے ہیں۔ وہ تمام انسانی مجوزہ اوصاف سے بالکل مختلف ہیں +

ہم اس مضمون میں مختصر طور پر اپنے ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام کا لیڈر بننے کے لئے کن کن اوصاف کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ بھی دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام کے لئے لیڈر انتخاب کرنے کا حق کس کو حاصل ہے۔ چونکہ اس سلسلہ میں اسلام کی تعریف کا سمجھنا ایک نہایت ضروری امر ہے اس لئے ہم یہاں اسلام کی تعریف مختصر الفاظ میں کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہے +

اسلام کی مختصر تعریف

اسلام۔ اپنے آپ کو بطور پیشگی اللہ تعالیٰ کے حضور میں نذر کر دینا اپنی ہستی کے ذرہ ذرہ کو انشراح صدر کے ساتھ اس کے احکام کی حکومت کے حوالے کر دینا۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی اتباع کے پورے رنگ میں رنگین ہو جانا ہے +

جب ایک انسان اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے تو وہ گویا اپنے اس عہد کا اعلان کرتا ہے کہ میں اپنی جان کی تمام قوتوں۔ جذبوں خیالوں۔ اندازوں کو اپنے مالک و محسن حقیقی کی رضامندی حاصل کرنے کی خواہش سے اسکے حکموں پر چلنے اور اس کے مرسل برحق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے لئے پیشگی نذر کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تمام دنیاوی اغراض اور مقاصد پر اسکی رضا اور اسکے دین کو مقدم سمجھتا رہوں گا +

خدا تعالےٰ نے اپنی رضامندی کی طرف رہنمائی اور اپنے حکموں پر عمل کرنے کا جسمانی نمونہ دکھانے کے لئے اپنے ایک برگزیدہ بندے کو ضرورت حقہ پر مبعوث فرمایا جنھوں نے انسان کی تمام رُوحانی اور جسمانی ظاہری اور باطنی قوتوں کو خدا کی رضامندی کی راہ میں لگانے اور اُس کو تمام مخالف کشش کرنے والی مضرات سے بچانے میں ایسی مکمل کامیابی کی مثال قائم کی کہ ان سے پہلے اُن کے کسی ہم منصب کو نصیب نہ ہوئی۔ اسی لئے وہ عرصہ رسالت کے سلسلہ انبیاء کے سردار۔ اور اسم با مسمیٰ محمد ہوئے۔ اللھم صل و بارک علیہ و علیٰ اتباعہ صلوٰۃ و برکتہ لا تحصوھا احد امن العالمین۔ اور یہ ہی عملی اسلام ہے +

اسلام کے رگ و ریشہ میں بیوفائی اور ناقدرشناسی اور حق تلفی کی ایک بال کے برابر بھی جزو نہیں بلکہ اسکی اجر بخشی کی طاقت بخلاف تمام دوسرے دینوں کے ڈبل ہے۔ کیونکہ مسلمات کو اس دُنیا میں بھی بیشمار انعاموں سے مالامال کرتا ہے اور آخرت میں بھی بہت وسیع اجور کا وعدہ دلاتا ہے جو یقیناً صحیح ہے جس کسی نے بھی اپنے جسم و جان کو اسکی حکومت کے حوالہ کر دیا اُس کو ہی اسکے اعمال اور اخلاص اور ایمان کے موافق مفلح اور بامراد بنا دیا یہ کوئی نری فرط اعتقادی کی بات نہیں بلکہ واقعات صحیحہ ہیں جنکی گواہ حضور سرور کائنات صلعم اور بزرگان قرون اولیٰ سوانح ہمارے سامنے آفتاب کی طرح روشن موجود ہیں +

اسلام بمصداق (الیوم اکملت لکم دینکم) دین اکمل ہے۔ یہ کسی غیر مسلمہ اصول کا محتاج نہیں اور کسی میدان میں شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے اصول سیاست اور تمدن اور معاشرت سب اکمل ہیں۔ اسکی حکومت انسان کی آیندہ شخصی اور قومی غیر محدود ترقیات پر محیط ہے یہی ایک ایسا دین ہے جس میں منتہائے ترقیات پر پہنچنے کے لئے نہ کوئی پیچیدگی پیش آتی ہے اور نہ کسی کمیتہ منصوبہ بازی کی حاجت ہوتی ہے۔ یہ ترقیات کی شاہراہ کا خط مستقیم ہے جس پر چلنے سے سب سے تھوڑے عرصے میں سب سے زیادہ ترقی کر جانے کے وسائل بہم پہنچتے ملتے ہیں۔ یہ اسلام خوش نصیبی کی شاہراہ۔ بلند اقبالی کی کلید۔ کامیابی کا بیمہ بہبودی اور خوشحالی کا اٹل نسخہ اور تمام دینی اور دنیوی مرادیں برلانے کی سچی اور کامل آہنی مشین ہے۔ ایک مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان ہو کر

اپنے مقاصد کو اپنے ارادات کے تابع پاکر اسی دُنیا میں جنت کی کامیابیوں کا نمونہ دیکھ لیتا ہے +

اسلام کا تعلق نفاق اور ریاکاری کے ساتھ نہیں سو جو کسی سے اپنا تعلق منافقانہ اور ریاکارانہ نہیں رکھ سکتا سو ان ہی لوگوں کو اپنی برکات کا حصہ دینے کا ذمہ وار ہے جو اپنی خواہشات اور نفسانی اغراض اور طبائع کے فاسد جذبات کی گردن پر چھری چلا کر اپنے آپ کو نہایت اخلاص اور سنجیدگی سے اس کی حکومت کے حوالے کر دیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ صرف ظاہری طور پر اسکے نام کا چغہ پہنے ہوئے ہیں۔ پر اسکے حکموں پر عامل نہیں اور اسکے شعار کے دائرے سے باہر پڑے رہتے ہیں۔ انہیں ان برکات کا حصہ دینے یا انکے بڑوں کو دی ہوئی برکات ان کے پاس زیادہ دیر تک چھوڑنے کا ذمہ وار نہیں۔ جب وہ قوت و اہلیت جس کو ان میں دیکھ اُن پر ایسے ایسے عظیم الشان انعام کئے گئے تھے۔ اب ان لوگوں نے غفلتوں کی وجہ سے بالکل کھو دی ہے۔ تو پھر اُن سے انعامات کا چھینا جانا ہی انصاف ہے +

مسلمانوں کی عام علمی اور اخلاقی حالت ہمیشہ ان کے مستقبال کو پڑھنے کے لئے ایک زائچہ ہوتی ہے۔ حالت کے بگاڑ کے آغاز کو بہت عرصہ ہو چکا ہے۔ خدا تعالے نے مختلف ملکوں میں مختلف قسم کے اسباب تدریجی طور پر بطور تعزیر پیدا فرماتا رہا۔ جس سے غرض یہ تھی کہ کسی طرح مسلمان سنبھل جائیں اور مسلمان بنجائیں لیکن ان سے کسی نے فائدہ نہ اُٹھایا۔ یہاں تک کہ اب ایسا وقت آگیا ہے کہ مسلمانوں کو ہر ایک ناگفتنی ذلت کے ساتھ تباہ کیا جا رہا ہے۔ عفت دری خانہ تباہی۔ بے خانمانی۔ قتل وغیرہ کئی کئی طرح کے مکروہ مظالم کا ہدف بنایا جا رہا ہے شاید اب حضرت سرور کائنات صلعم کی پیشگوئیوں کا وہ وقت کہ سر چھپانے کو جگہ نہ ملے گی قریب آپہنچا۔ اللھم اغفر ذنوب جمیع المسلمین وعصمھم من ایدی الظالمین وانزل علیھم سکینتہ وامنا واھدھم

صراط المستقیم وشرفہم بمعرفت مامورک الموعود - آمین +

یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ جب قسمت ہار جاتی ہے اور برے دن چڑھ آتے ہیں تو دماغ مفلوج ہو جاتے ہیں۔ سمجھ پر پتھر پڑ جاتے ہیں۔ حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ عقل ماری جاتی ہے۔ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اور نفع نقصان سوچنے اور سمجھنے اور دیکھنے کا مادہ مسلوب ہو جاتا ہے اور ناصح مخلص کی نصیحت کی طرف توجہ کرنا دوبھر ہو جاتا ہے +

ہائے افسوس! صد افسوس!! تمام دنیا کے مسلمانوں کی مجموعی حالت غالب طور پر ورطہ تحیت میں پڑی ہوئی ہے اور جو ہاتھ باہر نکلنے کے لئے مارتے ہیں وہ الٹا ایک زیادہ خطرناک بھنور میں جا ڈالتا ہے۔ انتہی مشکلوں کے پیش آنے کے بعد اُن کو کچھ تھوڑی سی سمجھ آئی کہ ہماری قومیت کا شیرازہ قائم ہونا ضروری ہے۔ اور ہمیں بھی ایک وحدت کی ضرورت ہے آؤ ہم بھی اور قوموں کی طرح اپنے لئے لیڈر منتخب کریں۔ لیکن افسوس کہ اگر ان کو اسلام کے خدا کی کتاب فرقان حمید کی طرف توجہ ہوتی تو وہ اس بات کو آسانی سے سمجھ جاتے کہ خدا تعالے نے اسکی حفاظت کے لئے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون فرمایا ہوا ہے اور اس کی ہستی مقتضاء وحدت حقیقی ہے۔ اور ایسی وحدت بغیر ایسے لیڈر کے نہ پیدا ہو سکتی ہے اور نہ قائم رہ کر کام کے قابل بن سکتی ہے جسکو اللہ تعالے نے خود مامور فرمایا ہو۔

اس لئے یہ کام بھی اس نے اپنے ہاتھ میں ہی رکھا ہوا ہے۔ جو آیت استخلاف اور دیگر آیات قرآنیہ اور حدیث متعلقہ بعثت مجددین و دیگر احادیث اور بارہ سو برس گزشتہ کے تجربہ کی گواہی سے ثابت ہو رہا ہے۔ خدا تعالے اسلام کے لئے خود لیڈروں کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے اور اُن کے آنے کے لئے میعادیں اور اوقات حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہم کو بتا دیئے ہوئے ہیں اور یہ مسلم ہے کہ (ان اللہ لا یخلف المیعاد) وہ اپنے وعدوں میں کبھی خلاف نہیں کرتا۔ تو پھر اسکے اختیار اور منصب کو اپنے ہاتھ میں لے لینا مسلمانوں کے لئے کیونکر بجا اور جائز ہو سکتا ہے اور کیونکر اُسکی ناراضی سے بچا سکتا تھا۔ جبکہ معمولی قوانین سیاست حکام کا تخصی طور پر ہاتھ میں لے لینا جرم ہے تو خدا کے ایسے اہم قانون کا ہاتھ میں لینا کیونکر ایسے جرم کی تعریف میں نہیں آسکتا جو صاحب قانون اور اثر قانون کی عظمت اور وسعت کے مناسب حال اور شان ہو +

البتہ شدت جرم کو کم کرنے یا عفو حاصل کرنے کے لئے یہ امر ایک وسیلہ ہو سکتا تھا کہ لیڈر کے انتخاب کرنے میں اُن تمام اوصاف کی رعایت مدنظر رکھی جاتی جو اللہ تعالے کو پسند نہیں اور وہ یہی تھی کہ منتخب شدہ لیڈر صحیح معنوں میں مسلمان ہوتا۔ اور اس کے اندرونی اور بیرونی چال چلن سے ثابت ہو گیا ہوتا کہ اُس نے تمام موجودین دنیا سے بڑھ کر اپنی زندگی کو قرآن کریم کی حکومت کے حوالہ کر دیا ہوا ہے۔ اور خدا تعالے کو تمام اوصاف حی و قیوم مانتا ہے اور اسکی کسی صفت کو اپنے قول و فعل سے باطل قرار نہیں دیا ہے۔ وہ خدا جیسا پہلے زمانوں میں دُعائیں سنتا۔ اپنے مقربوں سے ہمکلام ہوتا۔ اُن کو وحی کرتا تھا وہ اب بھی ویسا ہی ہے اور رہے گا۔ اسکی کوئی صفت معطل اور ناقص نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔ اس کو خدا تعالی کی طرف سے قرآن کریم کا اعجازی علم دیا گیا ہے اور ان تمام ضروریات اور عوارضات کے سامان اور معالجات اس کو دیئے گئے ہیں جو اسلام پر حائل ہو رہے ہیں۔ خدا تعالے سے تعلق رکھنے میں فرد ہے اور خدا تعالے اسکی صداقت ثابت کرنے کے لئے وہ نشانات دکھاتا ہے جو اس نے اپنے حبیب صلعم کی معرفت اس زمانہ کے رہنما کی تائید کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں +

لیکن بہت حیرت کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ لیڈر کو منتخب کرنے کے لئے اسلام کو یورپین قوانین کا خوشہ چین بنانے اور اسکو ان کے مقابلہ میں کمزور اور عاجز اور محتاج بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پہلے منصب انتخاب کو اپنے ہاتھ میں لیکر اسلام کو اثر یورپ کے آگے سر ذلت خم

کرانے کے جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ اسلام کی رہنمائی کے لئے بھی وہی اصول و اوصاف تجویز کئے جو یورپ کے خدا تارک لوگوں نے اپنے لئے بنا رکھے ہیں۔ اسلامی اوصاف کی تمام شاخوں کو نظر انداز کر کے صرف گورنمنٹ سے رسوخ میں برتری اور کسی یورپین زبان میں مہارت اسلام کا لیڈر بننے کے لئے کافی اوصاف قرار دئے گئے ہیں۔ لیکن خدا کو یہ بات کبھی پسند نہیں ہوئی۔ اسی لئے ہر ایک ایسے انتخاب پر بہت تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان لوگوں کو ندامت اُٹھانا اور پچھتانا پڑا

ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ یونیورسٹی کا چندہ جمع کرنے کے لئے ملک کے مختلف علاقوں میں سر آغا خانصاحب بالقابہ کی سرپرستی میں وفد گئے اور اُسوقت مسلمانوں نے بلا تفریق فرق سر آغا خاں صاحب موصوف بالقابہ کی ایسی آؤبھگت کی کہ جس کی کوئی سند مسلمات اسلام میں اور کوئی نظیر سلف صالحین میں نہیں ملتی۔ اور ہزار ہا روپے جو کسی کار خیر میں خرچ کئے جا سکتے تھے۔ اس اوتار کے صدقے میں تیل اور سرکنڈوں اور پھولوں اور صفائیوں اور کرایوں میں خرچ کر کے (ان المبذرین) کی تشریح کر دکھائی ہم نے بعضے مسلمانوں سے بار بار دریافت کیا کہ آپ کے عقائد تو اُن سے مختلف ہیں آپ اُن کو لیڈر مان کر اپنے فرقہ کی تصدیق کا ثبوت کیونکر دے سکتے ہیں لیکن وہ بات کو یوں ہی ٹالدیتے رہے۔ یہ بھی سوال کیا گیا تھا کہ جناب ممدوح میں اہل اسلام کا لیڈر بننے کے لئے اوصاف ضروریہ موجود ہیں اُن کا دولتمند اور گورنمنٹ میں بارسوخ اور انگریزی خواں ہونا پیش کیا جاتا رہا اُن کے مذہبی اختلاف کو بھی چشم پوشی سے درگذر کرتے رہے اور اُن کے ایسے بیانوں پر خوش ہو کر انھیں لیڈری کے لئے کافی سمجھتے رہے کہ اُنھوں نے حضور شہنشاہی سے موقعہ پاکر دربار تاجپوشی پر چارٹر ہونیکا وعدہ لے لیا ہے اور وہ اتنا عظیم الشان کام انجام دے رہے ہیں۔ لیکن ہمارے دوست مسلمانوں کی باتیں چونکہ قرآنی اصولوں کے موافق نہ تھیں اس لئے ہم نے بارہا مخاطبین کو سمجھایا کہ یہ

اُمیدیں راہ میں رہینگی۔ آخر نتیجہ ایسا ہی ہُوا۔ پہلے تو دربار میں کوئی چارٹر نہ ملا پھر جب ولایت چارٹر کے لئے معاملہ پیش ہُوا تو جس طرز کا چارٹر تجویز کیا گیا وہ گو ئم مشکل دگر نہ گو ئم مشکل کا مصداق تھا اور آج تک وہ بات ایک گرداب میں پڑی ہوئی ہے

جناب آغا خاں صاحب موصوف نے پھر ایک بہت اچھے کام میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی مسلمانوں اور ہندوؤں کا اتفاق ہو جائے لیکن وہ کام بھی وہیں پڑا ہُوا ہے۔ ہم اس کام کے اصولاً مؤید ہیں۔ لیکن یہ کہنے کی ضرور جرات رکھتے ہیں کہ "ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی۔ کیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است"۔ یہانتک تو مسلمان خاموشی سے اُن کی عزت کو دل نشین کئے بیٹھے ہی تھے لیکن اُنھوں نے آجکل بمبئی کے اخبار میں جو مضمون جنگ بلقان کے متعلق لکھکر شائع کرایا ہے وہ ایسا دل آزار رنجدہ اور دل شکن ہے کہ تمام دُنیا کے مسلمانوں میں سے جو کوئی اُس کو سنتا ہے وہ پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے آزردگی اور رنج کے عنوان فوراً ہی اُس کے چہرہ پر نمودار ہو جاتے ہیں اور جو کچھ وہ بول اُٹھتا ہے ہم اُس کے بیان کی یہاں ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس مضمون میں آغا خاں صاحب موصوف نے ایک طرف تو ہندوستان کے تمام ذی وجاہت اور با اثر اور ذمہ دار اشخاص کی نسبت جنہوں نے ترکوں کے جنگ جاری رکھنے کے خیال سے ذرا بھی ہمدردی کی ہے ایسے کلمات فرمائے ہیں جو اُن کی اخلاقی عزت و وقار کے مزیل ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ بجز معدودے چند آغائی خیالتیوں اور کابل یا شائیوں کے قریباً تمام ہند کے کیا بلکہ تمام دنیا کے مسلمان جنگ اُسوقت تک جاری رکھنے پر متفق اور ہم خیال ہیں جب تک کہ ترک دشمنوں کا سر تحلیل نہ ڈالیں۔ پس یہ کلمات اُس بزرگ اور معزز آغا خاں کے تمام عالم کے مسلمانوں کی عزت میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ اگر یہیں تک بھی بات رہتی تو شاید درگذر ہو سکتی تھی لیکن عیسائیوں کی کامیابیوں میں سچی خوشی ظاہر کرنے والوں اور اُن کے حامیوں کے خیالات کی تائید میں ترکی حکومت کے زخموں پر ایسی تنگدلی سے زہریلا نمک چھڑکا کہ اسکو دیکھ کر چیخیں نکل پڑتی ہیں۔ اور مسلمانوں کی بد قسمتی پر افسوس اور بھی بڑھتا ہے کہ

ایسے لوگ لیڈر منتخب کئے جاتے ہیں جو عیسائیوں سے اپنے حق دوستی کو پالنے اور رسوخ کو زیادہ مضبوط کرنے کے لئے مسلمانوں کی تباہی دیکھنے کے ایسے مشتاق ہیں کہ اُن کے اندرون سے وہ بات ٹپک ٹپک کر بیساختہ نکل رہی ہے

کاش اگر مسلمانوں کا انتخاب صحیح ہوتا اور آغا خاں صاحب اپنی پوزیشن کی قدر کرتے تو انہیں چاہیے تھا کہ وہ بھی ترکوں کی حوصلہ افزائی میں کوئی عملی کام کرتے۔

ہم اس وقت اس جنگ کے نتیجہ کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ واقعات اسی طرف مجبور کر دیں۔ لیکن سر آغا خانصاحب کی حیثیت کے انسان کے مُنہ سے ایسے کلمات کا نکلنا جسقدر تکلیف دہ اور دل شکن ہے اُس کا اندازہ لگانا سخت مشکل ہے ٭ یہ بھی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ نئی باتیں نہیں بیسیوں عیسائی کہہ رہے ہیں لیکن اُن کا اتنا رنج نہیں ہو سکتا

کیا آغا خانصاحب کے لئے جہاں ترکی حکومت کو ایشیا میں محدود ہو جانیکا مشورہ اپنے یورپین اہل الرائے دوستوں کو خوش کرنے کے لئے دیتے ہیں اگر اُن کو مسلمانوں سے واقعی ہمدردی کا جوش ہوتا اور ادعائے لیڈری میں وہ مخلص ہوتے یہ بات کچھ مشکل تھی کہ اپنی دوستی کے رسوخ کو استعمال کر کے ہمارے سرتاج شہنشاہ ہند و انگلینڈ اور دیگر شاہان یورپ کو اس لڑائی کے ایسے خاتمے پر مدد کرنے کے لئے آمادہ کرتے جو ترکوں اور مسلمانوں کے لئے بھی مفید ہوتا ٭ (باقی آئندہ)

---

[1] جب ترکوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کو چھوڑا اور پہلی قسمتمندیوں کی خوبیاں ان میں باقی نہ رہیں اور بقول حضرت مسیح موعودؑ اب تم خود ہی مورد غضب خدا ہو تو بیچارہ آغا خان کیا کریگا۔ اور ہمارے بادشاہ کہانتک مدد دے سکینگے ٭

(ایڈیٹر)

صرف مذہب اسلام ہی خدا کو پیش کر سکتا ہے

ہے یہ عیسائیوں کے مت کا پھیر
کوئی بندہ کبھی خدا نہ ہوا

{خلاصہ تقریر عبداللہ نور سابق ڈاکٹر بھگو اندام ستارہ ہند، منعقدہ جلسہ احمدیہ لودی منگل متصل فتحگڑھ راقم ناظر حق پسند}

(۱) نصاریٰ باعث اعتقاد تثلیث کے تو بالکل ہی عاجز ہیں کہ وہ خدا کو پیش کریں یا اُس کی محبت اور عبادت کی طرف لوگوں کو بلائیں کیونکہ اگر بقول اُن کے تین ہی ایک ہیں تو صلیب پر تینوں کا ہی خاتمہ ہوا کیونکہ مسیح ایک ہے اور تین بھی ایک ہیں تو تینوں کا فیصلہ ہُوا۔ اب کس سے آج کی روٹی مانگیں اور کس کی بادشاہت آسمان سے اُتر کر زمین پر آوے۔

(۲) یہودی ظالموں نے تو سارے جہان کو ہی خدا سے رنڈوا بنا دیا۔ اور اگر بقول نصاریٰ تین ایک نہیں بلکہ تین تین ہی رہے تو ایک کو تو یہودیوں نے صلیب پر کھینچا اور اس سے جہان کو آزاد کر دیا اور دوسرے کبوتر صاحب کو شکاری صاحبان نہیں چھوڑتے بلکہ ہڈیوں تک چبا جاتے ہیں رہا تو ایک ہی رہا جسکا کوئی شریک نہیں اور وہ

اسلام کا خدا ہے

(۳) آریوں کا تو کیا ذکر ہے کیونکہ جس خدا کو وہ پیش کرتے ہیں اس کے ذکر کی تو کوئی حاجت ہی نہیں نہ اس سے محبت کرنے کی کوئی غرض بلکہ خواہ مخواہ بلا کسی احسان کے بقول اُن کے ہم پر حکومت کرتا ہے اور مختلف جونوں میں گھسیٹتا ہے۔ اور بتلاتا بھی نہیں کہ کیوں سزا دیتا ہوں کسی گناہ کے بدلے کسی کو مکھی بناتا اور کبھی کو کتا اور کسی کو مچھر اور کسی کو سور بناتا ہے اسکا تمام کارخانہ ہمارے گناہوں پر موقوف ہے۔ ہماری مہربانی ہے کہ ہم گناہ کرتے ہیں اور اسکا کام چلتا ہے آج گناہ کرنا چھوڑ دیں بس منہ چھپا کر سو رہے۔ خدا کا کیا ثبوت وہ دے سکتے ہیں جبکہ جیو (روح) اور پرکرتی (مادہ) اور آکاش اور سمے یہ سب انادی (ازلی) ہیں تو پھر جب یہ تمام چیزیں اپنے وجود میں اور اپنے خواص میں ایشور کی ذرہ بھر ضرورت نہیں رکھتیں تو پھر یہ اتصال اور انفصال اپنے طبعی تقاضے سے کیوں نہیں کر لیتیں اور یہ کیوں نہیں مان نہیں لیا جائے کہ یہ سب کچھ خود ہی ہو رہا ہے۔ پس بقول ان کے مصنوع صانع کو نہیں ثابت کر سکتی کیونکہ مصنوع خود بخود ہے۔ اسے کسی صانع کی حاجت نہیں۔ باقی رہا خدا کا وجود خدا کے کسی کلام سے ظاہر ہو تو کلام وہ مانتے ہی نہیں اگر فرض کریں کہ وہ وید کو مانتے ہیں تو اس کو دوار بے قریب سے مانتے ہیں۔ تو شاید اسوقت کے بعد وید کا بنانے والا مر گیا ہو۔ کیونکہ اس کے بعد جو اُس نے کسی پر کلام نہیں کیا اور نہ اس قوم کی کبھی خبر لی ہے لہٰذا دونوں دلیلیں جو خدا کے وجود پر ہو سکتی تھیں وہ دونوں دلیلیں آریوں کے اعتقاد سے یہاں نہیں پائی جاتیں۔ پس بغیر دلیل کے مدعا ثابت نہیں ہاں اگر یہ دو دلیلیں خدا کے وجود کے لئے ثبوت ٹھہر سکتی ہیں تو وہ اسلام ہی پیش کر سکتا ہے کیونکہ اسلام نے ہر ایک چیز کو خدا کی مخلوق بتلایا ہے۔ اور کلام کا سلسلہ اب تک اس سکنڈ تک مسلمانوں میں جاری ہے۔ فقط

مسجد احمدیہ گجرات

برادر مکرم منشی احمد الدین صاحب مختار اطلاع دیتے ہیں کہ گجرات پنجاب کے احباب نے ہمت کر کے ایک مسجد احمدیہ بنانے کا ارادہ کیا ہے اس کے واسطے اُنھوں نے مبلغ آٹھ سو روپیہ جمع کر لیا ہے اور مبلغ تین ہزار روپے کی انھیں ضرورت ہے جس کے واسطے وہ باہر نکلتے ہیں تا کہ چندہ کریں۔ اُمید ہے کہ احمدی احباب ان کی امداد میں دریغ نہ فرماوینگے اور وہ غیر احمدی جو احمدیوں پر حسن ظن رکھتے ہیں اور خوشی سے چندہ دیتے ہیں ان کو بھی اس ثواب میں شامل کرنا چاہیئے۔

ثبوت

برادران لاہور صوفی احمد دین صاحب ملک مبارک علی صاحب۔ و قاضی حبیب اللہ صاحب نے ایک مشترکہ ہینڈ بل خوشخط لکھائی عمدہ چھپائی اور اعلےٰ کاغذ کے چار ورقوں پر شائع کیا ہے جن میں حضرت میرزا صاحب کا مسیح موعود اور اجل فارسی ہونا بوضاحت ثابت کیا ہے یہ ہینڈ بل قاضی صاحب موصوف نے بیڈن روڈ دوکان کوئلہ لکڑی لاہور پر ٹکٹ بھیجنے سے مل سکتا ہے۔ انجمن ہائے احمدیہ منگوا کر تقسیم کریں۔ عبارت مندرجہ ہینڈ بل حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر سے ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ؛

ایک نیک نمونہ

ہمارے عزیز بابو عبدالحمید صاحب سلمہ بھی دینی خدمات کا بہت جوش رکھتے ہیں اُنھوں نے خطبات نور جمع کر کے شائع کئے ہیں اور اب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کا ایک مضمون نجات پر تشحیذ سے لیکر کاتب سے لکھوایا ہے۔ ایک انگریز لنڈن کیساتھ ان کی خط و کتابت ہے وہ انھیں اپنے ایک خط میں قرآن شریف کے دلچسپی سے پڑھنے کا ذکر کرتے ہوئے قرآن شریف کی بہت تعریف کرتا ہے

ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اسطرح اپنے واقفوں کے ساتھ تبلیغ کا سلسلہ جاری کریں۔

مبارک

نہایت خوشی کی بات ہے کہ عزیزم عبدالمجید خلف رشید جناب مستری محمد موسیٰ صاحب لاہور کا نکاح مسمات ہاجرہ بی بی بنت مولوی کرم دین صاحب مرحوم موضع بھڈیار سے بالعوض مہر یکصد روپیہ بولایت منشی محبوب عالم صاحب بوقت نماز جمعہ ہُوا اور خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کیواسطے بابرکت کرے

سلسلہ حقہ کی تائید میں قابل دید کتب مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب

(۱) چولہ گرو نانک صاحب ۱ر (۲) لیکچر مہر سنگھ ۱ر (۳) محمد رسول اللہ ۱ر (۴) اسلام کی پہلی کتاب ۱ر (۵) ضرورت زمانہ ۱ر

ملنے کا پتہ (بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

ان کتابوں کے [illegible] ۱/۱ [illegible] تفصیل آئندہ

دعا مدد تمام جماعت احمدیہ سے بذریعہ اخبار عرض ہے کہ وہ میری اہلیہ کی صحت کے لئے جو بیمار ہیں اور سخت تکلیف میں ہیں دعا کریں دعا دعا دعا
والسلام نوراحمد وکیل - ایبٹ آباد

اخبار عالم

جنگ بلقان کا سلسلہ تاحال چھڑا ہوا ہے - ترکوں نے طاقتوں کی شرائط متعلق صلح قبول کر لی ہیں مگر بلقانی نہیں ملتے - مگر طاقتیں دباؤ ڈال رہی ہیں اور اُمید ہے کہ عنقریب مان جائینگی - اور جلد صلح ہو جائیگی - ترکوں نے ہر جگہ بڑی شجاعت سے مقابلے کئے ہیں اور غنیم کو بہت بہت نقصان پہنچایا ہے

مسیح کاذب اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور راوی ہے کہ روس کے ایک پادری صاحب الوسنٹ نام پہلے مدعی ہوئے کہ میں الیاس ہوں - پھر مسیح بن گئے کچھ لوگ بھی اُس کے ساتھ ہو گئے مگر آخر گورنمنٹ نے پکڑ کر قید کر دیا - کیونکہ ان کو یہ بھی دعویٰ تھا کہ میں ہی بادشاہ ہوں -

امریکہ پر آفت صوبجات متحدہ امریکہ میں خوفناک طوفان اور اور جھکڑ کے بعد اب سیلاب رہی سہی کسر نکال رہے ہیں - بیسیوں شہر غرق سینکڑوں پل مسمار - بند رشکستہ اور ہزارہا مخلوق ڈوب چکی ہے ادھر برفانی بارش پریشان حال آبادی کو اور زیادہ پریشان کر رہی ہے صرف ایک ضلع میں دو لاکھ بے خانماں ہو چکے ہیں یہ مزید غضب الٰہی ہے کہ زمین پر دریا بہ رہے ہیں اور دوسری طرف کئی شہروں میں مکانات آگ کی نظر ہو رہے ہیں بجلی - گیس غائب یعنی روشنی کا سامان مفقود - نوشیدنی پانی ندارد اور اجناس خوردنی کے ذخائر تلف ہو چکے ہیں مضبوط سے مضبوط مکان سیلاب کی بدولت گر رہے ہیں ؛

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس نے مسائل طبیہ کی تحقیق و تنقید اور نئی بیماریوں کے اسباب اور علاج کی تلاش کے واسطے اطبا اور ویدوں کی ایک خاص کمیٹی بنانے کی تجویز کی ہے ؛

قادیان میں گذشتہ پیر کو مدرسہ احمدیہ کا جلسہ سالانہ تقسیم انعام ہوا مفصل آئندہ ؛

حضور نواب صاحب بھاولپور تعلیم کے لئے ولایت گئے ہمراہ پولٹیکل ایجنٹ بخیریت لندن پہنچ گئے

لندن کے سفیران دول خارجیہ نے بلقانی ریاستوں کی شرائط کے جواب کا مضمون باہم فیصل کیا ہے - بلقانی ریاستوں کو تاکید کی ہے کہ اب لڑائی کا جلد بند کرنا مناسب ہے طوالت بیکار ہے - بلقانی ریاستوں کی روش بھی امن پسند ہے مانٹی نگرو کو غالباً مالی فائدہ دلوائینگے - سرویہ کی فوج سالونیکا سے سقوطری کو روانہ کرنے والے تھے وہ روک لیگئی ہے - ۹ - کی خبر -

امریکن گورنمنٹ نے بھی جمہور چین کا تسلیم کرنا ملتوی رکھا تا وقتیکہ اسکا انتظام پختہ ہو ؛

سرحدی خبر ہے کہ حضور امیر صاحب وسط اپریل کو جلال آباد سے کابل کو روانہ ہونگے

کلکتہ کے ایک بنگالی کلارک کو رستے میں روک کر ... ۳ روپیہ چھین لیا مجرم غائب ہے -

جدید اسلامیہ کالج پشاور کے وائس پرنسپل مسٹر عنایت اللہ خاں تئے گئے کیمبرج کے گریجوایٹ ہیں -

چشمہ زندگی کے مطالعہ سے محروم رہنا سخت بدقسمتی ہے ۵/۱۲

کیونکہ ملک کی معزز شخصیتوں نے اسکو از حد مفید بتلاکر اسکا مطالعہ آپکے لئے ضروری قرار دیا ہے

چنانچہ جناب حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں یہ جناب کی تصنیف چشمہ زندگی کو جسوقت ڈاک میں آئی - دلچسپی سے پڑھا یہ کتاب مجھے اپنے مضمون میں پسند آئی ہے آپکی محنت بہت ہی قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ملک اس کتاب کی قدر کرے **نورالدین از قادیان** +

جناب پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑہ سے رقمطراز ہیں کہ خلق کیلئے یہ ہدایات نہایت ضروری تھے جنکی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپ کو عطا فرما کر نعم الرفیق وحید الشفیق کہلانے کا استحقاق بخشا - حمد و مجید اور ثناء بعید اس وحدہ لاشریک کے شایاں ہے جس نے منفعت عامہ کیلئے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو ناصح خلق قرار دیا - خوش نصیب ہوگا وہ شخص جس نے حفظ ما تقدم اور تدارک مافات کا حصہ ان نایاب اور قابل قدر ہدایات سے لیا نوٹ ذیل میں صرف نام نامی درج ہیں کیونکہ انکے مبارک سفارشی اور تعریفی الفاظ کی گنجائش نہیں - حاذق الملک بہادر حکیم **حافظ محمد اجمل** خانصاحب دہلوی **پیر کمال گیلانی** صاحب کوہاٹ - خلیفہ اعظم **حافظ علی** صاحب ایڈیٹر انوار الصوفیہ - خان بہادر **خان بابا** اکسٹرا اسسٹنٹ (ریٹائرڈ) پشاور + نوٹ ۳۵۰ صفحہ کی مجلد کتاب باتصویر رنگین ۱۸×۲۶/۸ سائز قیمت فی جلد دو روپے چار آنے محصولڈاک ۳/

قبض انسانی صحت کی سخت دشمن ہے

یہ بخار - سردرد - زکام - دمہ - کھانسی - تپ دق - یرقان بواسیر درد گردہ - بدہضمی وغیرہ وغیرہ لاتعداد امراض کا پیش خیمہ ہے پس رشیوں - اسلامی حکماء اور مغربی علماء سے مستند سچائی

آلہ دوستی جنتر کا استعمال کرو جو اس سے پیدا شدہ جملہ عوارضات کا مستقل دفعیہ ہو

تریاق ! تریاق !! تریاق !!!

ہے مفصل واقفیت کے لئے کتاب شودھن ودھی قیمتی ۶/ منگوا کر ایک از حد مفید سچائی سے آگاہی پا کر دائمی صحت پاؤ **تجربات** جناب **سعد اکرم خان** صاحب تحصیلدار جوڑ لکھتے ہیں ایک عدد آپ سے منگوایا تھا ہمہ صفت موصوف پایا - ایک آلہ اور ارسال کردیں + جناب **رحمت اللہ** صاحب ڈپٹی کمشنر مردان مجھے یقین ہے کہ جن اصولوں پر یہ آلہ مبنی ہے وہ نہایت ہی مفید موثر اور کارگر ہیں + **لالہ رلا رام** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ - واقعی بہت مفید چیز ہے - مجھے گذشتہ سالوں میں اس سے بہت فائدہ ہوا ہے - مکمل سامان اعلےٰ **قیمت** پانچروپے - محصولڈاک وغیرہ ۱۲/

پتہ :- جہتہ سیتارام دت وید کویراج ادویہ اوشدھالیہ - صدر بازار راولپنڈی

قوت باہ و ضعف دماغ ۲۱/۲۶

پٹھوں کی کمزوری کے لئے اور ضعف دماغ یعنی نسیان کیلئے یہ گولیاں اپنے اندر بجلی کا اثر رکھتی ہیں جن کو طاقت میں کمزوری اور نسیان ہو وہ صاحب ان کے استعمال کرنے سے انشاءاللہ ضرور فائدہ اٹھائینگے - قیمت فی ڈبیہ عہ/

طلا اس طلا سے کوئی آبلہ پھنسی نہیں ہوتی اس سے جو پٹھے کثرت یا غلط کاری سے سست ہوجاتے ہیں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے چند دن کی مالش سے ان میں تیزی اور قوت پیدا ہوجاتی ہے جو صاحب چاہیں منگوا کر دیکھیں -

قیمت فی شیشی ۸/

نوٹ ہر دو اشیا نصف درجن منگوانے والوں کو رعایت دی جائیگی

پتہ

المشتہر نظام جان عبدالرحمن کاغانی - قادیان - گورداسپور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۵۲/۱۸

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہورہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "یہ برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا - پڑوال ٹیل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا/ قسم دوم عہ/ قسم سوم عمہ/ اصلی ممیرا جسکی قیمت سے فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کیلئے اسکی رعایتی قیمت سے فی تولہ ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کردیا ہے - ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کرکے آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں انکے لئے بہت مفید ہے +

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت درج ذیل ہے + مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح

دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی - بیوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قسم اول کی قیمت ۱۲/ فی تولہ قسم دوم ۸/

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - سیادامی - سیاہ اور سفید ماشی اور سوتی - لٹھری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت پر مل سکتی ہیں +

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت مبلغ سے

ملنے کا پتہ { بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور